سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

بدھ،4-مارچ2015

(یوم الاربعاء،12-جمادی الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارھواں اجلاس

جلد12: شمارہ 13

1181

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4-مارچ 2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1182

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

قاعدہ 61 کے تحت تحریک

نشان زدہ سوال نمبر 2170 کے جواب سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملہ پر بحث

جناب محمد انیس قریشی محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق نشان زدہ سوال نمبر 2170 کے جواب سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملہ پر بحث کا آغاز کریں گے۔

1183

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

بدھ، 4-مارچ 2015

(یوم الاربعاء، 12-جمادی الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُۙ۝۱
الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ
وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُۙ۝۲ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ
خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ۝۳
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ۝۴
وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ
وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ۝۵ وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ۝۶

سُوۡرَۃُ المُلک آیات 1 تا 6

وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (1) اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے (2) اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) کیا تو (اللہ) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ (3) پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر، تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی (4) اور ہم نے قریب کے آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی اور ان کو شیطان کے مارنے کا آلہ بنایا اور ان کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے (5) اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے (6)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے، محمد نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے، محمد نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمد نام ایسا ہے
میں فکری فکر دنیا آخرت سب بھول جاتا ہوں
مجھے جب یاد آتا ہے محمد نام ایسا ہے
دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! منسٹر آبپاشی ایوان میں نظر نہیں آ رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 84 ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جوانہوں نے جواب دیا ہے وہ اسے پڑھ کر سنا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کا جواب پڑھ دیں۔

(بروز پیر 5-جنوری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز کی تفصیلات

*84: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ نہر کے زیر انتظام /ملکیت میں کل کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں یہ کہاں کہاں، کتنے رقبہ اور کتنے رہائشی کمروں پر مشتمل ہیں؟

(ب) ہر ریسٹ ہاؤس پر سالانہ maintenance کے مالی سال 2011-12 میں علیحدہ علیحدہ کتنے اخراجات ہوئے، کون کون یہاں پر ٹھہرا اور کتنے عرصہ کے لئے ٹھہرا اور ہر ریسٹ ہاؤس سے علیحدہ علیحدہ کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) حکومت ان ریسٹ ہاؤسز کے بارے میں مستقبل میں کیا منصوبہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) محکمہ نہر کے زیرانتظام/ملکیت میں کل 435 ریسٹ ہاؤسز ہیں جن کی زون وار تفصیل درج ذیل ہے مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور اریگیشن زون	55
ملتان اریگیشن زون	85
بہاولپور اریگیشن زون	87
سرگودھا اریگیشن زون	105
فیصل آباد اریگیشن زون	64
ڈی جی خان اریگیشن زون	30
ریسرچ اریگیشن زون	0
ڈویلپمنٹ زون	01
پراجیکٹ ڈائریکٹر جی ڈی سی آئی پی	08
میزان	435

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا ریسٹ ہاؤسز محکمہ کی ضرورت ہیں کیونکہ محکمے کے فیلڈ افسران وقتاً فوقتاً اریگیشن انفراسٹرکچر اور ان سے منسلک کاموں کی انسپکشن کے لئے یہاں پر قیام کرتے ہیں لہذا یہ بدستور محکمہ کے زیر استعمال رہیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ریسٹ ہاؤسز اس زمانے کے اندر بنائے گئے تھے جب سفری سہولیات زیادہ نہیں ہوتی تھیں، roads کا انفراسٹرکچر نہیں ہوتا تھا اور بہت سارے ریسٹ ہاؤسز انگریز دور میں بنائے گئے تھے۔ اب ان ریسٹ ہاؤسز کا استعمال جس کام کے لئے بنائے گئے تھے، اس کام کے لئے نہیں ہوتا۔ ان کے اوپر maintenance کے اخراجات ہوتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے اندر 435 ریسٹ ہاؤسز ہیں تو کیا محکمہ انہیں فروخت کر کے رقم کو نہری نظام کے انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے خرچ کرنے کی کوئی منصوبہ بندی رکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ 435ریسٹ ہاؤسز اس وقت محکمہ آبپاشی کی ملکیت ہیں۔ اس سے پہلے 87ریسٹ ہاؤسز کی auction کر دی گئی ہے، 75ریسٹ ہاؤسز جو کہ سرپلس تھے، ان کا لیٹر ریونیو بورڈ کو لکھ دیا گیا ہے جس طرح پہلے پرائیوٹائزیشن بورڈ نے auction کی تھی، بقیہ جو ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ واقعی یہ انگریز دور کا سسٹم ابھی تک چل رہا ہے۔ حکومت پنجاب نے پہلی دفعہ اس بجٹ میں 35.572۔ارب روپے رکھے ہیں اور یہ سارا سسٹم rehabilitate کر رہے ہیں اور اس کے لئے یہ بیراجوں اور نہروں کی جو rehabilitation ہو رہی ہے تو آفیسرز وہاں جا کر short stay کرتے ہیں۔ ابھی فی الحال ڈیپارٹمنٹ کو ان کی ضرورت ہے۔ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ 75ریسٹ ہاؤسز جو سرپلس ہیں، ان کا لیٹر لکھ دیا گیا ہے تو اس نظام کو rehabilitate کر رہے ہیں اس لئے یہ محکمہ کی ضرورت ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! نہایت ضروری ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کے سوال نمبر 84کے جز (ج) کے حوالے سے عرض ہے کہ میرے دونوں معزز ممبران کا vision درست نہیں ہے میں یہ معذرت کے ساتھ کہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کیا انگریزی دور کھانسی کرتا ہے اور اُن کا پروگرام ہے میرا سوال یہ ہے کہ انگریزی دور میں جب یہ ریسٹ ہاؤسز بنائے گئے تھے تو وہاں پر کاشتکاروں کی سہولت کے لئے ایک کالونی بھی آباد کی گئی تھی کہ وہاں پر ایس ڈی او ہو گا وہاں پر Overseers ہوں گے، وہاں پر ضلعدار ہو گا، وہاں پر منشی ہو گا، کارخانہ بابو سمیت تمام عملہ موجود ہو گا۔ یہ کاشتکاروں کے لئے بنائے گئے تھے۔ اب میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ کیسے سرپلس کر دیئے اور ان کو کیسے فروخت کر رہے ہیں، کیا بھانڈے بیچ بیچ کر گزارہ کرنا ہے؟ یہ کاشتکاروں کی سہولت کے لئے بنائے گئے تھے ان کو فروخت کرنا کیوں ضروری ہے اس کا جواب دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو کیوں فروخت کر رہے ہیں، ڈاکٹر صاحب پوچھ رہے ہیں کہ ان کو فروخت کرنے کا ارادہ ہے اور میاں صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کو فروخت نہ کریں اب آپ جواب دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر!یہ نیا سوال بنتا ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے پہلے کہا ہے کہ اُس وقت سہولیات نہیں ہوتی تھیں ہر بیس تیس کلومیٹر پر ریسٹ ہاؤس ہوتے تھے اور کھلی کچہریاں لگائی جاتیں تھیں اور جس طرح معزز ممبر نے پہلے کہا ہے کہ کچھ جگہوں پر وہاں کالونیاں بھی ہیں وہاں ساتھ اریگیشن کے ایس ڈی اوز میٹ اور آفیسرز کی کالونیاں بھی ہیں جن کی ضرورت گورنمنٹ کو نہیں رہی اُن میں سے 87 کی auction ہو چکی ہے اور 75 surplus کا لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔اب جدید دور آگیا ہے،جدید سسٹم آگیا ہے اس لئے جن ریسٹ ہاؤسز کی ضرورت نہیں ہو گی تو اُن کو سرنڈر کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، شکریہ

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔سوال یہ ہے کہ جو چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہیں اُن کو ان سہولیات سے محروم کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:میاں صاحب!کاشتکاروں کو ریسٹ ہاؤس کی سہولت کیسے ہو گی؟

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!وہاں پر عملہ موجود رہنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر:میاں صاحب!عملہ تو ویسے ہی موجود ہوتا ہے کاشتکاروں کو ریسٹ ہاؤس کی سہولت کیسے ہو گی؟

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!یہ گورنمنٹ کی bad governance ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:نہیں، میاں صاحب!جی،اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے جی،سوال نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:سردار صاحب میں بول چکا ہوں آپ اس سوال پر بات کر لیجئے گا۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!ایک ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!مہربانی کر کے اجازت دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:سردار صاحب میں بول چکا ہوں۔چلیں جی،بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر: جز(الف) میں جواب دیا ہوا ہے کہ ریسٹ ہاؤسز کتنے رقبے اور کتنے رہائشی کمروں پر مشتمل ہیں؟ جبکہ میرے علم میں ہے کہ محکمہ اریگیشن کا ہر ریسٹ ہاؤس 50 سے 100 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے لیکن وہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ خود کھا رہا ہے اُن کی کوئی لیز ہوتی نہ وہاں کوئی پٹہ پر رقبہ دیا جاتا ہے اگر محکمہ اریگیشن اتنا responsible in ہے تو خدارا اتنا رقبہ اگر 50 سے 100 ایکڑ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اتنے رقبے 50 سے 100 ایکڑ پر ریسٹ ہاؤسز بنے ہوئے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ہاں، ریسٹ ہاؤسز کے ساتھ رقبہ ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کوئی اس قسم کی بات ہے بتائیں کہاں پر 50 سے 100 ایکڑ میں ریسٹ ہاؤس ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے یہ پورے پنجاب کا سوال پوچھا تھا اس کی زون وار پوری تفصیل درج ہے، اخراجات درج ہیں رقبہ کتنا ہے، میرا خیال ہے مجھے پڑھنے کے لئے سارا دن لگ جائے گا جواب کی پوری فائل ایوان کے floor پر رکھ دی گئی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ڈیرہ غازی خان زون کی بات کروں گا کہ ضلع لیّہ میں پانچ ریسٹ ہاؤسز ہیں وہاں اپنی مرضی سے رقبے دیئے گئے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ کبھی لیز پر رقبہ دیا گیا ہے یا نہیں دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! سردار صاحب جہاں ڈیرہ غازی خان کی بات کر رہے ہیں وہاں FOs کے آفس ہیں تو رقبے کی بھی تفصیل ساتھ دی گئی ہے ایک ریسٹ ہاؤس ڈویلپمنٹ کے پاس ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! یہ آپ کے پاس پوری تفصیل ہے آپ اس میں سے ڈھونڈ کر بتا دیں کہ کہاں پر 50 سے 100 ایکڑ رقبہ ہے جہاں پر ریسٹ ہاؤس بنا ہوا ہے میں ان سے جواب لیتا ہوں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ لیّہ میں داسو بنگلہ ہے وہاں داسو ریسٹ ہاؤس بھی ہے اور وہاں 52 ایکڑ رقبہ ہے اور میں یہ بتانا چاہوں گا کہ on the Floor of the House یہ رقبہ ایک معزز ممبر نے کاشت کیا ہوا ہے تو اس کا جواب مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب دے سکتے ہیں کہ کیا وہ لیز پر دیا گیا یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! تین، چار، پانچ ایکڑ تک رقبہ ریسٹ ہاؤس کے ساتھ ہوتا ہے جو وہاں کے ملازمین ہوتے ہیں وہ سبزی وغیرہ کاشت کرتے ہیں کسی کو لیز پر نہیں دیا گیا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کیا میں اس جواب سے مطمئن ہوں کیونکہ میں eye witness ہوں۔ یہ میرے حلقہ میں ہے داسو بنگلہ لیّہ میں ہے وہاں پر 52 ایکڑ رقبہ ہے اگر 52 ایکڑ رقبہ نہیں ہے تو یہ مجھے بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کوئی اس قسم کا معاملہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے یہ رقبے کے متعلق ہے جو ڈاکٹر صاحب نے سوال پوچھا ہے میرا اُس کے متعلق تفصیلاً جواب ہے اُس میں انہوں نے خرچہ کا پوچھا ہے کہ پنجاب میں کتنا ہوا ہے 24.166 بلین روپے خرچہ ہوا ہے اور سردار صاحب کا fresh سوال بنتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی تفصیل لے کر اگلے اجلاس میں آپ ایوان کو آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! جو سوال کے متعلق پوچھا گیا ہے اس کی پوری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں وہ 52 ایکڑ جس کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے اس کے مطابق سردار صاحب جب پوچھ لیں تو میں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ لوں گا۔ میں بھی ایوان کا ممبر ہوں یہ وثوق سے کہہ رہے ہیں۔ یہ fresh سوال بنتا ہے جب سردار صاحب پوچھ لیں گے تو میں بتا دوں گا جو ڈاکٹر صاحب نے سوال کیا ہے اُس کے مطابق میں نے ایوان کی میز پر جواب دے دیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے گزارش کی تھی کہ میں داسو بنگلہ کی بات کر رہا ہوں پھر میں عنایت بنگلہ کی بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ اس پر سوال دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں ہے ان کو جواب دینا چاہئے تھا کہ کتنے ایکڑ رقبہ ہے آپ سوال پڑھیں کہاں کہاں کتنا رقبہ اور ہے کتنے رہائشی کمروں پر مشتمل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان زون سے زون وار سارے ریسٹ ہاؤسز کا جو سوال پوچھا گیا ہے زون وار اُس کے کمرہ جات اور ریسٹ ہاؤسز کا سارا رقبہ ساتھ لگا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب اس پر fresh سوال کریں تو پھر اس کی تفصیل لیں گے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 699 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز پیر 5-جنوری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

لاہور شہر سے گزرنے والی نہر کو سیوریج کے گندے پانی سے پاک کرنے کی تفصیلات

*699: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نہر بی آر بی سے نکلنے والی نہر جو لاہور کے درمیان سے گزرتی ہے، اس میں کہاں کہاں سے سیوریج کا پانی یا کوئی اور قسم کا Waste water ڈالا جاتا ہے؟

(ب) اس نہر میں گرمیوں کے موسم میں لاہور کے شہری نہاتے ہیں، پانی گندہ ہونے کی وجہ سے جان لیوا بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں کیا حکومت اس نہر کے پانی کو صاف رکھنے کا کوئی منصوبہ بنا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) بی آر بی ڈی لنک کینال سے نکلنے والی نہر لاہور برانچ لاہور شہر کے درمیان میں سے گزرتی ہے۔ اس میں ڈالے جانے والے سیوریج کے پانی کے پائپوں کی تعداد 9 عدد ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہر میں نہانا قانوناً منع ہے اور اس کی تنبیہہ کے لئے محکمہ ہذا کی جانب سے نہر پر جگہ جگہ بورڈز نصب کئے گئے ہیں شہریوں سے اس پر عملدرآمد کرانا شہری حکومت کا کام ہے۔ نہر کے پانی کو صاف رکھنے کے حوالے سے عرض ہے کہ اس سلسلہ میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے

از خود نوٹس لیا اور واسا کو ہدایت کی کہ نہر میں ڈالے جانے والے سیوریج پائپوں کے لئے متبادل بندوبست کیا جائے۔ واسا سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں اس پر کام کر رہا ہے جس کی تفصیل کے لئے واسا سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال 25۔ جون کو جمع ہوا اسمبلی نے 20۔ جولائی 2013 کو جاری کر دیا اور ٹھیک ڈیڑھ سال بعد جواب آیا ہے۔ میں نے سوال پوچھا تھا کہ لاہور شہر میں سے نہر گزرتی ہے اور یہ شہر کا حسن ہے دونوں سائڈ پر فٹ پاتھ ہیں اور اس میں آپ دیکھتے ہیں کہ گرمیوں کے مہینے کے اندر لوگ نہاتے بھی ہیں جتنی مرضی قانون سازی کر لیں ظاہر ہے ایک ایک انچ کے اوپر سپاہی کھڑا کرنا تو حکومت کے بس کی بات نہیں۔ ظاہر ہے یہ ایک حوالے سے picnic point بھی ہے لیکن اس میں محکمہ نے admit کیا ہے کہ سیوریج کے 9 بڑے پائپ اس میں ڈالے گئے ہیں۔ آپ خود سمجھدار آدمی ہیں آپ کو معلوم ہے کہ طرح طرح کی بیماریاں سیوریج کے پانی کے ذریعے سے اس نہر کے اندر آجاتی ہیں جس میں بچے، بوڑھے، جوان سب نہا رہے ہوتے ہیں اور ان کے اندر طرح طرح کی بیماریاں develop ہوتی ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ کا بھی حوالہ دیا ہے اب یہ ڈیڑھ سال بعد جواب آیا ہے اور لکھا ہے کہ واسا سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں اس پر کام کر رہا ہے۔ اس سے مجھے کوئی معلومات نہیں ہوئیں۔ یہ ڈیڑھ سال بعد جواب آیا ہے کیا محکمے کو نہیں چاہئے تھا کہ یہ update معلومات لیتا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو 9 سیوریج کے پائپ نہر میں ڈالے گئے ہیں اور محکمے نے admit بھی کیا ہے یہ کب تک واسا کے تعاون سے ختم کریں گے؟ صرف یہ کہہ دینا کہ واسا کام کر رہا ہے لیکن یہ نہر تو محکمہ آبپاشی کی ہے اس حوالے سے ان کی ذمہ داری بنتی ہے۔ ان 9 سیوریج پائپوں کے ذریعے سے جو filth اس نہر میں ڈالی جا رہی ہے یہ کب تک بند کروا دیں گے، مجھے date دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! اس سے پہلے ان پائپوں کی تعداد 30 تھی یہ محکمے کی کاوشوں سے 9 رہ گئے ہیں اور اب سپریم کورٹ نے از خود نوٹس لیا ہے۔ یہ نہر محکمہ آبپاشی کی پراپرٹی تو ہے لیکن یہ پائپ محکمہ واسا نے ڈالے ہوئے تھے۔ میں یہاں ڈاکٹر صاحب کو date تو نہیں دے سکتا لیکن چونکہ سپریم کورٹ نے نوٹس لیا ہوا ہے محکمہ واسا باقی 9 پائپوں کو جلد از جلد

ختم کر دے گا۔ پہلے یہ پائپ30 تھے یہ بھی محکمے کی کوششوں سے ختم ہوئے ہیں اور انشاء اللہ اب بھی ہو جائیں گے لیکن میں یہاں date نہیں دے سکتا کہ کون سی date تک ختم ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ کا محکمہ کوشش کر رہا ہے کہ ان پائپوں کو یہاں سے ہٹا دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! محکمہ آبپاشی محکمہ واسا کو بالکل force کر رہا ہے کہ وہ ان بقیہ 9 پائپوں کو بھی ختم کرے۔ پہلے ان کی تعداد 30 تھی اب اُن کے ساتھ مزید coordinate کریں گے۔ یہاں سیکرٹری صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں ہم محکمہ واسا کو force کریں گے کہ جلد از جلد پائپ ختم ہو جائیں لیکن میں یہاں date نہیں دے سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ ڈاکٹر صاحب کا بڑا valid سوال ہے اور وہ بات بھی بڑی صحیح کر رہے ہیں۔ آپ بھی مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہزاروں لوگ اس نہر میں نہا رہے ہوتے ہیں ان کی زندگیوں کے ساتھ کھیلنے کا تو کسی کو اختیار نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے بھائی ہیں ہم ایک ہی ضلع کے ہیں اس لئے میں زیادہ شور بھی نہیں مچانا چاہتا۔ آپ نے بھی اس بات کو محسوس کیا ہے یہ لمبی مدت دے دیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تین مہینے کی مدت دے دیں جو کافی مدت ہے۔ یہ تین مہینے میں ختم کروا دیں۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ کوشش ہو رہی ہے، کر دیں گے تو اس طرح کے جملے تو ہم روز سنتے رہتے ہیں۔ یہاں سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہیں اور میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اِن کو کوئی cutoff date دے دیں میں مطمئن ہو جاؤں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! چھ ماہ کی مدت دے دیں انشاء اللہ امید ہے کہ چھ ماہ سے پہلے ہو جائے گا لیکن ان کو چھ ماہ کا ٹائم دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے وہ چھ ماہ کا کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں چھ ماہ پر مطمئن ہوں۔ میں آج date note کر لوں گا اگر چھ مہینے میں یہ پائپ ختم نہ ہوئے تو میں چھ مہینے بعد تحریک استحقاق move کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ آپ کا حق بنتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ لاہور کا حسن لوگوں کے نہانے سے برباد ہوتا ہے یا پائپوں کے ڈالے جانے سے برباد ہوتا ہے؟ لاہور کا حسن متاثر ہوتا ہے یا جہاں آگے پانی جاتا ہے وہاں کے لوگ متاثر ہوتے ہیں جو پانی پیتے ہیں، استعمال کرتے ہیں، خود استعمال کرتے ہیں اور ان کے جانور استعمال کرتے ہیں؟ لاہور کا حسن تو اس سے متاثر ہی نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! سارے اس سے متاثر ہوتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ انہوں نے چھ مہینے کا ٹائم دیا ہے وہ چھ مہینوں میں پائپ ہٹا دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1229 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1358 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2844 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3642 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3643 بھی ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3652 جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3653 بھی جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! سوال نمبر بولیں۔ ماشاءاللہ آپ مسکرا بھی رہے ہیں غصے میں نہیں ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیونکہ میرا بھائی آج پھنسا ہوا ہے۔ (قہقہہ)

میرا سوال نمبر 709 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کالا باغ ڈیم کو بنانے کی منصوبہ بندی کرنے کی تفصیلات

*709: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت پنجاب وسیع تر ملکی مفاد میں وفاقی سطح پر قائم مشترکہ مفادات کی کونسل میں کالا باغ ڈیم کے منصوبہ کو داخل دفتر نہ کئے جانے کی تحریک پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا وزیر اعلیٰ پنجاب کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے لئے باقی صوبوں کو بھی آمادہ کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) پنجاب حکومت ڈیم کی تعمیر کے حوالے سے وقتاً فوقتاً مرکزی حکومت پر زور دیتی رہی ہے۔ کالا باغ ڈیم کا منصوبہ مشترکہ مفادات کونسل میں منظوری کے لئے 1998 سے زیر التواء ہے۔

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب مناسب وقت پر اور ملکی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے اس حوالے سے صوبوں کے درمیان ہم آہنگی اور اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے عملی اقدامات کریں گے اور ڈیم سے متعلقہ خدشات دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا یہ سوال کالا باغ ڈیم کے حوالے سے ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمارے ہاں اب یہ governances بن گئے ہیں کہ یہ وہ منصوبے شروع کرتے ہیں جو دو، اڑھائی سال میں اپنے tenure میں مکمل ہو جائیں تاکہ اس کا کوئی سیاسی فائدہ ہو جائے حالانکہ ڈیم بنانا اس وقت انتہائی ضروری ہے۔ اس کے نتیجے میں بجلی کی پیداوار، آبپاشی کے لئے پانی اور سیلاب کی تباہ کاریاں تینوں بڑی چیزیں اس کے ذریعے سے حل ہو سکتی ہیں۔ میں نے چند روز پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات آپ کی خدمت میں گوش گزار کی تھی کہ اس حوالے سے سپیکر صاحب نے میرے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک کمیٹی کا اعلان کیا تھا کہ ہم سندھ جائیں گے، خیبر پختونخوا جائیں گے، بلوچستان بھی جائیں گے اور گورنمنٹ سے کوئی خرچہ نہیں لیں گے بلکہ اس حوالے سے اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے ہم کاوش کریں گے۔ پچھلے سال جب یہ سارا معاملہ میں نے اٹھایا تو پاکستان انجینئرنگ کونسل کے ایک سینئر ممبر آئے میرے ساتھ چار افراد بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ہم نے چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری لاہور سے بات کی، چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کراچی سے بات کی اور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری گوجرانوالہ سے بات کی ہے۔ ان تین چیمبرز نے ہم سے commit کیا ہے کہ آپ گورنمنٹ سے این او سی لے لیں اور ایک ڈالر، ایک پونڈ کا بھی قرضہ باہر سے نہ لیں۔ آئی ایم ایف، ورلڈ بنک کو چھوڑ دیں اور حکومت بھی ایک پیسا خرچ نہ کرے ہم تینوں چیمبرز مل کر آپ کو کالا باغ ڈیم بنا کر دے دیں گے۔ جو لگی ہوئی رقم ہے وہ ہم بجلی اور پانی کے ٹیکسوں کے ذریعے وصول کر لیں گے۔ اس سے شاندار آفر تو کسی بھی صورت نہیں بنتی۔ اس مسئلے کو politicize کر دیا گیا ہے۔ میں Intelligence

Bureau کے ذمہ دار آفیسر کے توسط سے بتا رہا ہوں کہ 18-ارب روپیہ ہندوستان سالانہ پاکستان میں ان فورسز پر خرچ کرتا ہے جو کالا باغ ڈیم کی مخالفت کرتی ہیں۔ حالانکہ پاکستان کی اکانومی، زراعت اور بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کالا باغ ڈیم کا بننا بہت ضروری ہے۔ اس ڈیم سے ساڑھے تین ہزار میگاواٹ بجلی کی پیداوار ہو گی اور پندرہ سو میگاواٹ تربیلا کا backup اس میں آئے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت اس کے لئے کیا کوشش کر رہی ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں یہ کوششوں کی ذرا تفصیل بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چوہدری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے کالا باغ ڈیم پر روشنی ڈالی ہے اور میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ کالا باغ ڈیم واقعی ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ڈیم کی feasibility بالکل تیار ہے اگر آج سے کام شروع ہو تو چھ سال کے عرصہ میں اس کی تعمیر ہو سکتی ہے۔ اس سے 3600 میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی، 61 لاکھ ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہو گی۔ یہ پاکستان کا واحد ڈیم ہو گا جس کا ایک spillway زیر سطح رکھا گیا ہے جس سے اس کی silt بھی خارج ہو گی۔

جناب سپیکر! اس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہے کہ یہ پاکستان کی بقا کا مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب میرے بڑے بھائی ہیں میں زیادہ پیچھے نہیں جانا چاہتا۔ 2001 میں MMA بنی۔ ڈاکٹر صاحب اِس وقت جماعت اسلامی صوبہ پنجاب کے امیر ہیں۔ اُس وقت آمر کا دور تھا، اکبر بگٹی جیسے معزز سیاستدان کو شہید کر دیا گیا تو اُس وقت یہ اتحادی تھے۔ میں کوئی گلہ یا back پر نہیں جانا چاہتا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اسی پر رہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چوہدری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ہماری کوششوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔ پنجاب بڑا بھائی ہے اور ملکی حالات آپ کے سامنے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی جماعت ابھی بھی خیبر پختونخوا میں اتحادی ہے یہ وہاں سے کوشش کروائیں۔ جس طرح میں نے بات کی اور بھی بول سکتا ہوں ڈاکٹر صاحب نے بھی اس منصوبے پر بات کی ہے۔ یہ خیبر پختونخوا سے کوشش کروائیں انشاء اللہ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب consensus کے ساتھ چاروں صوبوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ اس میں تو کوئی دو رائے ہے ہی نہیں کہ کالا باغ ڈیم نہیں بننا چاہئے باقی ڈاکٹر صاحب نے خود ہی جو کہا ہے

بالکل درست کہا ہے۔ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کالا باغ ڈیم پر بات کی ہے وہ میں نے بھی عرض کر دی ہے لیکن ہم اس وقت ملکی حالات کے مطابق سب کو consensus کے ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مظہر عباس راں صاحب! فرمائیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں نے کالا باغ ڈیم کے حوالے سے اپنی پچھلی تقریر میں بھی ایک تجویز پیش کی تھی۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تمام صوبوں کے چیف جسٹس صاحبان اور تمام صوبوں سے دو دو انٹر نیشنل fame کے technocrats کو اس کا ممبر بنایا جائے اور اس کمیٹی سے فیصلہ کروایا جائے کہ کیا اس میں سیاسی طور پر مداخلت ہو رہی ہے یا جیسے کہا گیا ہے کہ سیاستدان۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مظہر عباس راں صاحب! آپ ایوان میں اس پر کوئی قرار داد لے کر آئیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں بھی اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس پر بات ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو ساری باتیں کی ہیں، ظاہر ہے کہ وہ پڑھے لکھے ہیں اور شاید انہوں نے گول مول کر دی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کیا اس میں گول مول کر دی ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں یا وزیر آبپاشی کی سربراہی میں یا وزیر زراعت کی سربراہی میں یا otherwise کوئی technocrat یا کسی سیکرٹری کی سربراہی میں کوئی ایسی کمیٹی کا نام بتا سکتے ہیں جو اس وقت کالا باغ ڈیم پر کام کر رہی ہو؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اگر قرار داد آئی تو پنجاب سے اس کو متفقہ طور پر پاس کر کے بھیج دیں گے۔ یہ وفاقی حکومت کا معاملہ ہے اس میں پنجاب کا ایوان سفارش کر سکتا ہے۔ آپ اس پر کوئی قرار داد لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ consensus پیدا کرنے کے لئے اس کی کوئی کمیٹی تو بننی چاہئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اگر قرار داد آئی تو وفاقی حکومت کو اس کی سفارش کر دی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چلیں! میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں اور آپ نے اس دن بھی کہا تھا کہ جو سپیکر صاحب نے کمیٹی بنائی تھی اس کی میٹنگ بلائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کی میٹنگ بھی بلاتے ہیں۔ آپ اس پر کوئی قرارداد لے کر آئیں اور آپ اس میں وفاقی حکومت سے مطالبہ بھی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ اس پر کمیٹی بنائیں تو میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! میں اس میں کچھ کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چلیں! ٹھیک ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! ڈاکٹر وسیم اختر صاحب اس مسئلہ پر 2004 میں بھی ہمارے ساتھ تھے۔ میں نے 2004 میں کالا باغ ڈیم پر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کیس پیش کیا تھا۔ اسی کے مطابق جب ہم نے یہاں قرارداد پیش کی تھی تو سندھ اسمبلی نے قرارداد پاس کرا کر مجھے اور چودھری عامر سلطان چیمہ کو واجب القتل قرار دیا تھا۔ میری گزارش یہ ہے کہ صوبہ پنجاب بڑا بھائی ہونے کے ناتے سے ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بات کی ہے اور پنجاب ہمیشہ سے پاکستان کے مفاد کا تحفظ کرتا رہا ہے اور پنجاب میں consensus تو اس بات پر پہلے سے ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی پارٹی کے امیر جناب سراج الحق کا تعلق بھی خیبر پختونخوا اسمبلی سے ہے میری گزارش یہ ہوگی کہ اس مسئلے کو یہاں پر بیان کرنے کی بجائے وہ پہلے اپنی قرارداد خیبر پختونخوا میں لے کر آئیں اور جس دن خیبر پختونخوا اسمبلی کالا باغ ڈیم کی قرارداد پاس کرے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب اس سے دو قدم آگے بڑھے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! دیکھیں، ہم نے ایک سوال پر آدھا گھنٹہ ضائع کر دیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس بات کی correction کرنا چاہتا ہوں کہ جب سپیکر صاحب نے کالا باغ ڈیم کے لئے کمیٹی کا اعلان کیا تھا تو میاں محمود الرشید صاحب نے کہا تھا کہ ہم اس پر بات کرنے کے لئے تیار ہیں اور میں خود بھی اس کمیٹی میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ہم بالکل آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں اور آپ کی اس پر مثبت سوچ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہماری اس پر سوچ مثبت ہے۔ اس پر point scoring کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، point scoring کوئی نہیں کر رہا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب ہمیں اس پر serious ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 710 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں زیر زمین پانی میں کمی ودیگر تفصیلات

*710: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایوب دور میں سندھ طاس معاہدہ کے تحت بہاولپور ڈویژن کو سیراب کرنے والے دریائے ستلج کو ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دریا کو کسی حد تک رواں رکھنے کے لئے کسی اور دریا سے نہر کے ذریعہ پانی لاکر اس میں ڈالنے کا وعدہ بہاولپور کی عوام سے کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دریا میں پانی نہ ہونے کے نتیجہ میں زیر زمین پانی اس سے ملحقہ شہروں اور آبادیوں میں بیسیوں فٹ نیچے چلا گیا ہے جس کی وجہ سے brackish zone کا پانی زیر زمین sweet zone میں تیزی کے ساتھ مل رہا ہے اور اب sweet zone کا پانی پینے کے لئے خراب ہوتا جا رہا ہے؟

(د) اس گھمبیر خرابی کو رفع کرنے کے لئے حکومت کیا منصوبہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے اسی لئے بہاولپور ڈویژن کے رقبہ جات کو سیراب کرنے کے لئے تین لنک انہار کی تعمیر کی گئی جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- تونسہ پنجند (TP)

2- سدھنائی میلسی بہاول

3- بلوکی سلیمانکی

(ج) بہاولپور ڈویژن میں بہت تھوڑا رقبہ ایسا ہے جہاں زیر زمین پانی میٹھا ہے اس میں بہاولپور کے علاقے چک سیلان، غازی آباد، چک جگنو والی، خانقاہ شریف، سمہ سٹہ، تحصیل احمد پور کے قصبے نوشہرہ جدید، عبداللہ پور، کوٹلہ شیخان، تحصیل حاصل پور کے علاقے جمال پور، جھوک لال، نور شاہ، نصیر پور، کٹورہ، لڈن، ضلع رحیم یار خان کی تحصیل لیاقت پور کے علاقے لیاقت پور، جان پور، ملکانی، خان بیلہ، تحصیل خانپور کے علاقے نوانکوٹ، گھسن پور، ظاہر پیر اور صادق آباد کے علاقے شامل ہیں۔ ان علاقوں میں ٹیوب ویلز کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے مگر پچھلے تین سالوں میں دریائے ستلج میں سیلابی پانی کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح وقتی طور پر مستحکم ہے تاہم بہاولپور ڈویژن کے میٹھے پانی والے علاقوں میں آدھے فٹ سے لے کر ایک فٹ تک پانی ہر سال نیچے جا رہا ہے جس کی وجہ سے Brackish Zone Water سے پانی Sweet Water Zone میں داخل ہونے کے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں اس میں ابھی مزید تحقیق کرنے کی ضرورت ہے اس تحقیق کے ذریعے Sweet Water Zone اور Brackish Water Zone کی الگ الگ نشاندہی کرنا، ٹیوب ویلز کو سائنسی طریقوں سے لگانا، قدرتی اور مصنوعی طریقوں سے زیر زمین پانی کے ذخیرے یعنی Aquifer کو ریچارج کرنا، Sweet Water اور Brakish Water کو آپس میں مکس ہونے سے روکنا، کسانوں میں زیر زمین پانی کے استعمال کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا، ٹیوب ویلز کے لگانے اور زیر زمین پانی کے استعمال کے لئے گراؤنڈ واٹر ریگولیٹری فریم ورک بنانا جیسے اقدامات شامل ہیں۔ یہ تحقیق Groundwater management کے سلسلے میں مددگار ثابت ہو گی۔

(د) محکمہ اریگیشن کے ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے حکومت پنجاب کے منظور شدہ چھ سالہ ADP پراجیکٹ مالیت34.362 ملین روپے برائے سال2008-09 Artificial Recharge of Aquifer in the Punjab کے نام سے ریسرچ منصوبہ شروع کیا تھا جس کا مقصد زیر زمین مٹی کی ساخت اور پانی کو مصنوعی طریقے سے زیر زمین پانی میں داخل کرنے کی صلاحیت معلوم کرنا تھا تاکہ جن (Artificial Recharge of Aquifer) علاقوں میں زیر زمین پانی کی سطح نیچے چلی گئی ہے اس کو اوپر لایا جاسکے۔ سیلاب اور بارش کے وافر پانی کو زیر زمین aquifer میں محفوظ کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ brakish zone سے پانی sweet zone میں داخل ہونے کے خطرات کو بھی کم کیا جاسکے مگر سال2010 میں سیلاب اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس منصوبہ پر خاطر خواہ کام نہ ہوسکا۔ اب محکمہ آبپاشی اس منصوبہ پر دوبارہ کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس سے زیر زمین پانی کے گھمبیر مسئلہ کے حل میں کافی مدد ملے گی۔

محکمہ آبپاشی کے علاوہ محکمہ زراعت، پبلک ہیلتھ اور واسا بھی زیر زمین پانی کی کوالٹی پر کام کرتے ہیں اس لئے محکمہ آبپاشی کے علاوہ زیر زمین پانی کے بارے میں ان محکموں سے بھی معلومات اور راہنمائی لی جاسکتی ہے۔ تمام متعلقہ محکموں میں باہمی رابطہ کے لئے مناسب اقدامات کئے جانے چاہئیں اور تحقیق و مطالعہ کے کام کو تیز کرکے مجوزہ اقدامات پر عملدرآمد کرایا جانا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمہ نے اس پر admit کیا ہے کہ بہاولپور کے ساتھ جو دریا ستلج بہتا تھا اس سے زیر زمین پانی recharge ہوتا رہتا تھا۔ آج سے 10،15 سال پہلے شہر میں بارہ سے تیرہ فٹ پر میٹھا پانی مل جاتا تھا۔ اب کم از کم 70 سے 80 فٹ پر پانی جاکر ملتا ہے۔ جب یہ دریا سوکھ گیا تو اس کے نتیجے میں Sweet and Brackish Zone آپس میں mix ہو رہے ہیں، Brackish Zone سے پانی ادھر آرہا ہے اور یہ بات محکمہ بھی admit کرتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ دریاؤں کے ساتھ شہر آباد ہیں، یہ دریا پورے ڈویژن کو سیراب کرتا تھا اور اس سے زیر زمین پانی recharge ہوتا تھا۔ اس پر بارہا بات ہوئی ہے تو کیا محکمہ اس دریا کے اندر اتنا پانی مہیا کرنے کے لئے تیار ہے کہ یہ رواں دواں رہے اور نیچے پانی recharge ہوتا رہے تاکہ لوگوں کو میٹھا پانی میسر آتا رہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! 1960 میں ہندوستان کے مابین انڈس واٹر معاہدہ ہوا تھا۔ اب ڈیپارٹمنٹ نے بھی یہی لکھا ہے کہ وہ دریا خشک ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک نئی نہر نکالنے کے لئے ورلڈ بنک سے بات چل رہی ہے جو بلوکی سے ہیڈ سلیمانکی پر آئے گی اور اس سے پانی میں اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں 11-2010 میں میرے والد صاحب مرحوم کی کاوش سے میلسی سیفن پر 1600 کیوسک پانی بجٹ میں approve ہو گیا تھا۔ اس کی وفاقی حکومت سے منظوری لینی ہوتی ہے لیکن میرے والد صاحب کی زندگی نے وفا نہ کی، ان کی وفات ہو گئی اور وہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا۔ الحمد للہ آج سے تقریباً دس دن پہلے چیئرمین پی اینڈ ڈی نے وہ منصوبہ بھی approve کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ پچھلے سال وزیراعظم پاکستان بہاولپور تشریف لائے تھے انہوں نے وہاں پر باقاعدہ اعلان کیا تھا۔ اس سلسلے میں کمشنر بہاولپور کے پاس میٹنگ بھی ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب نے جو ابھی دریائے ستلج کے حوالے سے بہاولپور شہر کے لئے point raise کیا ہے تو واقعی وہاں پانی کا level بھی نیچے جا رہا ہے لہٰذا وہاں دریائے ستلج پر بہاولپور کے پانی کے source کو up کرنے کے لئے ایک جھیل بنے گی۔ اس میں میٹنگ بھی کمشنر بہاولپور کے آفس میں رکھی گئی ہے اور وزیر مملکت وہ میٹنگ چیئر کریں گے شاید ڈاکٹر صاحب بھی اس کے ممبر ہیں اور مجھے بھی اطلاع آئی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ایک نئی نہر نکالنے کے لئے ورلڈ بنک سے بات چل رہی ہے کیونکہ رقبے بھی ڈسٹرکٹ بہاولپور اور بہاولنگر میں زیادہ الاٹ کئے جا رہے ہیں۔ میلسی سیفن silt up ہو گیا تھا کیونکہ اس کی capacity پانچ ہزار کیوسک تھی۔ اب 1600 کیوسک کی دو اڑھائی سال میعاد رکھی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی پانی کی صورتحال بہتر ہو گی۔ جب سیلاب کے دنوں پانی فالتو ہو گا تو پھر آگے جھیل بن جائے گی اس کو بے شک چھوٹا ڈیم کہہ لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بہاولپور میں پانی کی سطح ٹھیک ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر detail میں بات ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی، detail میں جواب آ گیا ہے۔ انہوں نے بات کی ہے کہ ایک جھیل بنائی جائے گی اور پچھلے سال وزیراعظم صاحب نے اعلان کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ چوکے چھکے تو ہمارے سیاستدان مارتے ہیں لیکن ایک سال ہو گیا ہے ابھی وہ سارا معاملہ فائلوں کی نذر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی 7 تاریخ کو میٹنگ کا بتا رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہمارے ساتھ اسی سلوک کے نتیجے میں بہاولپور کی عوام چاہتی ہے کہ بہاولپور کو علیحدہ صوبہ بنایا جائے۔ پہلے ہمارا صوبہ کام کرتا تھا اور خوشحال صوبہ تھا بلکہ معیشت میں contribute بھی کرتا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اسی پر آ جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہی محرومیوں اور ڈکیتیوں کے نتیجے میں ہمارے بہاولپور کی یہ صورتحال ہے، بے روزگاری عام ہے، وہاں کاٹن زیادہ ہوتی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کاٹن وہاں زیادہ ہوتی ہے لیکن ٹیکسٹائل ملیں کہیں اور لگتی ہیں۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش کروں گا کہ جو انہوں نے جھیل کے منصوبے کی بات کی ہے۔ یہ اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور میں اس کمیٹی کا ممبر نہیں ہوں مجھے نہیں بتایا گیا۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ کم از کم کوشش کریں اور اس پر وعدہ کریں کہ وہ اگلے بجٹ میں اس جھیل کے لئے خاطر خواہ funding لے آئیں گے تو ہم مل کر اس کو دھکا لگا لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ میں وعدہ کرتا ہوں، ڈاکٹر صاحب مجھ سے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ جب announcement ہوتی ہے تو اس پر کام فوری شروع نہیں ہوتا۔ پہلے اس کی feasibility بنتی ہے اور اس پر پانی کے source کا پتا کرنا ہوتا ہے۔ وزیراعظم صاحب نے جو اعلان کیا تھا تو میں یہاں floor پر کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال وہ جھیل شروع ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1127 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔ ان کی request آئی ہے اور اس سوال کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ عمرے پر گئے ہوئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1359 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1360 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1829 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں 2002 سے 2008 کے دوران بنائی گئی نہروں کی تفصیلات

*1829: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سال 2002 سے 2008 کے دوران کتنی چھوٹی بڑی نہریں نکالی گئیں؟

(ب) ان نہروں پر کتنی رقم خرچ ہوئی نیز کن کن نہروں پر ابھی تک کام جاری ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران تحصیل تاندلیانوالہ میں کچھ گھوسٹ نہریں نکالی گئی ہیں؟

(د) حکومت نے ان گھوسٹ نہروں کے بارے میں کون سے اقدام اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چوہدری خالد محمود ججہ):

(الف) صوبہ میں سال 2002 سے 2008 کے دوران کوئی چھوٹی بڑی نئی نہر نہیں نکالی گئی۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا کوئی نئی نہر تعمیر ہونے کی وجہ سے کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) تحصیل تاندلیانوالہ میں کوئی گھوسٹ نہر نہ نکالی گئی ہے۔

(د) چونکہ کوئی گھوسٹ نہر نہیں نکالی گئی اس لئے کوئی اقدام نہ اٹھائے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 1841 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2370 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: راجباہ کیلیانوالہ میں ٹیل تک پانی کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2370: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-58 فیصل آباد راجباہ کیلیانوالہ میں کتنے عرصہ کے بعد پانی چھوڑا گیا ہے؟

(ب) اس میں کتنا عرصہ کس بناء پر پانی نہیں چھوڑا گیا اور ایک لمبا عرصہ تک اس میں پانی نہ چھوڑنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا اب حکومت اس میں مستقل پانی کی سپلائی اور ٹیل تک پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) پی پی-58 فیصل آباد میں واقع راجباہ کیلیانوالہ کے ہیڈ پر پورا سال ماسوائے سالانہ نہربندی کے پانی کی ترسیل جاری رہتی ہے تاہم ٹیل والے حصہ میں کافی عرصہ سے کھدائی نہ ہونے کی وجہ سے پانی نہ پہنچ رہا تھا۔ سال 14-2013 میں راجباہ کے ٹیل والے حصے کی کھدائی کروائی گئی تھی جس کی وجہ سے کچھ عرصہ تک پانی پہنچتا رہا تاہم دوبارہ بھل جمع ہونے اور برم ٹوٹنے کی وجہ سے ٹیل پر پانی کی ترسیل فی الحال نہ ہے۔

(ب) پی پی-58 فیصل آباد میں واقع راجباہ کیلیانوالہ کے ہیڈ پر پورا سال ماسوائے سالانہ نہربندی کے پانی کی ترسیل جاری رہتی ہے تاہم ٹیل والے حصہ میں کھدائی نہ ہونے کی وجہ سے پانی فی الحال نہ پہنچ رہا ہے۔

(ج) کیلیانوالہ راجباہ کی درستی اور ٹیل پر مستقل پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مبلغ 191.53 ملین روپے کی لاگت سے ایک پراجیکٹ نہر کے کناروں کو کنکریٹ سے پختہ کرنے کا کام 13-02-2014 کو شروع کیا گیا ہے۔ یہ رقم جاپان بنک Japan International Cooperation Agency (JICA) کی مدد سے چلنے والے پراجیکٹ ایل سی سی سسٹم پارٹ بی کو فراہم کی گئی ہے اور ڈویلپمنٹ سرکل اریگیشن زون فیصل آباد کے زیر نگرانی موقع پر کام شروع ہو چکا ہے اور تاریخ تکمیل 31-03-2015 مقرر کی گئی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ راجباہ کیلیانوالہ کی ٹیل پر پانی کافی عرصہ سے نہ پہنچ رہا ہے۔ نہر کے کنارے کمزور ہونے کی وجہ سے نہر اپنا پورا پانی لے کر ٹیل تک نہ پہنچا سکتی ہے۔ مندرجہ بالا ڈویلپمنٹ کام کی تکمیل کے بعد ٹیل پر پانی کی فراہمی انشاء اللہ یقینی ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ اس سوال کے جز(ب) کے جواب میں محکمہ نے مجھے لکھ کر بھیجا ہوا ہے کہ کھدائی نہ ہونے کی وجہ سے پانی کی ترسیل بند ہے۔ جناب! کھدائی میں نے تو نہیں کرنی تھی، کھدائی کرنا محکمہ کا کام ہے۔ محکمہ کے ڈھیٹ ہونے کی بھی حد ہے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ہمیں پتا ہے کہ وہاں پر پانی نہیں جا رہا کیونکہ ہم وہاں پر کھدائی ہی نہیں کر رہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محکمہ اپنا قبلہ درست کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ کب تک اس سلسلے میں فنڈز فراہم کرے گا اور کھدائی کروا کر عوام کو پانی پہنچانے کے مسئلے کو حل کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جز(ج) کی بات کر رہے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں جز(ب) کی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کب تک پانی فراہم کر دیا جائے گا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ چالیس، پچاس گاؤں کے پانی کا مسئلہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ! جس نہر کی بات کر رہے ہیں یہ ایک تو Farmers Organization والے چلا رہے ہیں، محکمہ نے پہلے اس کی oxidation کروائی تھی اور ابھی اس کی lining ہو رہی ہے۔ 31-مارچ تک یعنی اسی مہینے تک اس منصوبے کی تاریخ مقرر ہوئی ہے جب اس کی lining مکمل ہو جائے گی تو انشاء اللہ پانی بھی پہنچ جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: میرے خیال میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اس چیز کا علم نہیں ہے کہ FO کو ٹوٹے ہوئے چھ مہینے ہو گئے ہیں اور اس وقت محکمہ ہی اس کو چلا رہا ہے Farming Organization is not running it. دوسرا میں ان کو یہ بھی بتا دوں کہ انہوں نے جز(ج) کے جواب میں یہ بتا دیا ہے کہ یہ پراجیکٹ ابھی چل رہا ہے، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پراجیکٹ اصل میں کب complete ہونا تھا کیونکہ دو دفعہ پہلے ہی اس کی date extend ہو چکی ہے اور یہ بات خود فیصل آباد کے چیف انجینئر نے بتائی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ اس میٹنگ میں انسانی حقوق کے معزز وزیر بھی تشریف فرما تھے اور انہوں نے بتایا تھا کہ یہ پراجیکٹ

already late ہے اور دو دفعہ اس کی extend date ہوئی ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے facts کو درست کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہاں پر کام نہیں ہو رہا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہاں پر ٹک، ٹک کام ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کام ہو رہا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آج سے چھ سات مہینے پہلے complete ہونے والا پراجیکٹ جس کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں کہ مکمل نہیں ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! funds کی availability پر کام ہوتا ہے اور اس پر کام شروع ہے اور ہم نے کام مکمل ہونے کی تاریخ بھی دے دی ہے اور ایک دو مہینے آگے پیچھے بھی ہو سکتی ہے۔ جب پوری نہر کی lining ہو جائے گی تو پانی پہنچ جائے گا۔ معزز ممبر خود ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ FO چھ مہینے پہلے ٹوٹی ہے اور اس سے پہلے تو پھر FO ہی کام کر رہی تھی۔ آپ کو پتا ہے کہ اس میں پرائیویٹ نمائندے involve ہوتے ہیں اور اب محکمہ ان کے ساتھ involve ہوا ہے۔ اس سے پہلے independent FO کام کر رہی تھی اور اب ڈیپارٹمنٹ بھی ذمہ دار ہے۔ جیسے ہی lining مکمل ہو جائے گی تو tail پر پانی آ جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایک چیز تو accept کر چکے ہیں کہ FO ٹوٹ گئی ہے، اب محکمہ اس کا ذمہ دار ہے۔ میں کہتا ہوں آج کا ذمہ دار نہیں ہے بلکہ پچھلے چھ ماہ سے ذمہ دار ہے، کیا چھ ماہ سے محکمہ سو رہا تھا؟ یہ پراجیکٹ JICA کے تحت چل رہا ہے اور حکومت پنجاب اس کے پیسے نہیں دے رہی۔ جاپان کے fully funded projects ہوتے ہیں لہذا funds کی عدم دستیابی کا مسئلہ یہاں پر موجود نہیں ہے۔ یہ میرا اپنا claim نہیں ہے جواب کے جز (ج) میں لکھا ہوا ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ Japan International Cooperation Agency اس پراجیکٹ کے فنڈز مہیا کر رہی ہے اور یہ fully funded projects ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ تاریخ بتا دیں کہ کب تک یہ پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! اگر JICA اس کے فنڈز دے رہی ہے تو وہ direct نہیں دے رہی بلکہ پنجاب گورنمنٹ کو دے رہی ہے اور فنڈز تو محکمہ آبپاشی ہی لگا رہا ہے۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ یہ منصوبہ ongoing ہے، ڈیپارٹمنٹ نے اس کی تاریخ تکمیل 31-مارچ مقرر کی ہے۔ یہ پراجیکٹ ایک ماہ آگے پیچھے بھی ہو سکتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ on the floor of the House جواب دے رہے ہیں، یہ کس قسم کی باتیں کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے 31-مارچ تک date دی ہوئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو کہہ رہے ہیں کہ ایک دو ماہ آگے پیچھے ہو سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جب یہ پراجیکٹ آگے پیچھے ہو گا تو اس وقت آپ بات کیجئے گا، ابھی تو ایک مہینہ رہتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ویسے آپس کی بات ہے، آپ ماشاءاللہ ایوان کو Chair فرما رہے ہیں، آپ کی طرف سے Neutral running of the House ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ میری بات سنیں۔ انہوں نے آپ کو ایک date دے دی ہے اگر اس پر پراجیکٹ مکمل نہ ہوا تو پھر آپ کا حق بنتا ہے کہ آپ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں، جو تاریخ انہوں نے دی ہوئی ہے اس تاریخ کا تو انتظار کر لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر تحریک استحقاق کی بات کرنی ہے تو ایک resolution میرا ابھی غلطی سے اس ایوان سے پاس ہو گیا تھا کہ "سیم نہر فیصل آباد کا جو مسئلہ ہے اس پر واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا جائے" اس کو تو سال ہو گیا ہے کسی نے اس کا جواب تک دینا پسند نہیں کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے سامنے تو فتیانہ صاحب اس وقت یہ مسئلہ چل رہا ہے، اس حوالے سے میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال انتہائی اہم اور related ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر اس سوال سے related نہ ہوا تو میں جواب نہیں لوں گا، جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ صوبہ میں سال 2002 سے 2008 کے دوران کتنی چھوٹی بڑی نہریں نکالی گئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کون سا سوال پڑھ رہے ہیں، یہ تو dispose of ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2748 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3654 جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3742 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے جھنگ برانچ کھیوڑہ سے متعلقہ تفصیلات

*3742: **جناب امجد علی جاوید**: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ جھنگ برانچ کھیوڑہ ڈسٹری بیوٹری پر کاشتکاروں کے لئے آبپاشی کے لئے اوسطاً 1.5 کیوسک فی ایکڑ پانی مختص ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان اور ڈیرہ غازی خان کی انہار میں کاشتکاروں کے لئے نو کیوسک فی ایکڑ تک پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیر زمین پانی انتہائی کڑوا ہے جبکہ ملتان میں زیر زمین پانی کاشتکاری کے لئے مناسب ہے پھر بھی یہ تفاوت اور غیر مساویانہ سلوک کیوں؟

(د) حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کاشتکاروں کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ جھنگ برانچ کھیوڑہ ڈسٹری بیوٹری پر آبپاشی کے لئے واٹر الاؤنس سالانہ 2.84 اور ششماہی 4.3 کیوسک فی ایک ہزار ایکڑ ہے۔

(ب) ڈیرہ غازی خان کینال ڈویژن میں واٹر الاونس6.36کیوسک فی ایک ہزار ایکڑ (ششماہی) ہے۔CRBC کینال ڈویژن تونسہ شریف میں واٹر الاؤنس7.7کیوسک فی ایک ہزار ایکڑ (ششماہی) ہے۔ضلع ملتان کی نہروں کا واٹرالاؤنس3.0(سالانہ)اور4.8(ششماہی) کیوسک فی ایک ہزار ایکڑ ہے۔

(ج) واٹر الاؤنس کا انحصار آبی وسائل کی دستیابی، بارش، زیر زمین پانی جذب کرنے کی صلاحیت، زیر زمین پانی کی دستیابی، زیر کاشت رقبہ اور فصلوں کی برداشت پر ہوتا ہے اس لئے مختلف علاقوں اور کینال سسٹم کے واٹر الاؤنس مختلف ہوتے ہیں اور یہ گورنمنٹ سے باقاعدہ منظور شدہ ہیں۔جھنگ برانچ کا واٹر الاؤنس مقرر کرتے وقت پانی کی دستیابی کو زیر غور رکھا گیا تھا۔ بہر حال یہ موجودہ ضروریات کے مقابلے میں بہت کم ہے۔اس واٹر الاؤنس میں اضافے کے لئے ضروری ہے کہ نئے آبی ذخائر بنائے جائیں تاکہ پانی کی دستیابی میں اضافہ ہو جائے۔ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیر زمین پانی کڑوا ہے تاہم ضلع ملتان میں بھی چند مقامات پر زیر زمین پانی کڑوا ہے۔

(د) وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس علاقے میں پانی کے وسائل کی دستیابی اور زیر کاشت رقبہ میں فرق بڑھ گیا ہے اس لئے جو نہر جس پانی پر ڈیزائن کی گئی تھی اب زیر کاشت رقبہ بڑھنے کی وجہ سے اس کے لئے زیادہ پانی درکار ہے۔یہ مسئلہ صرف ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نہیں بلکہ دیگر علاقوں کا بھی ہے اس لئے پانی کے مہیا وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے اور آبپاشی کے جدید نظام کو لاگو کرنے سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے جس کے لئے حکومت کوشش کر رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں کا پانی 2.4اور4.3کیوسک ہے۔میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جھنگ برانچ کا کل منظور شدہ پانی کتنے کیوسک ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں واٹرالاؤنس کے متعلق پوچھا تھا، انہوں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ ڈیرہ غازی خان اور ملتان زون کا منظور شدہ پانی 9 کیوسک ہے جس کے مطابق ڈیرہ غازی خان کا منظور شدہ پانی 6.36 کیوسک فی ہزار ایکڑ ششماہی اور تونسہ کا 7.7 کیوسک فی ہزار ایکڑ ششماہی ہے۔ اسی طرح ضلع ملتان کا واٹر الاؤنس 3 کیوسک فی ہزار ایکڑ ششماہی ہے۔ اس کے علاوہ جز (الف) میں انہوں نے پوچھا تھا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا 1.5 کیوسک جھنگ برانچ کھیوڑہ ڈسٹری پر واٹرالاؤنس 2.84 کیوسک اور ششماہی 4.3 ہے۔ جب سے یہ سسٹم وجود میں آیا ہے تو ہر ڈسٹرکٹ کی انہوں نے جو allocation کی ہوئی ہے وہ ابھی تک بھی fix ہے، کسی ڈسٹری کا بھی ابھی تک پانی تبدیل نہیں کیا گیا۔ جب تک نئے reservoir نہیں بنتے، کوئی نیا ڈیم نہیں بنتا اس وقت تک اس کو discuss نہیں کیا جا سکتا۔

جناب امجد علی جاوید: پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتادیں کہ ہمارے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جھنگ برانچ کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور on the floor of the House یہ بھی بتادیں کہ وہ ہمیں پورا مل رہا ہے؟ چلیں فرق کو بھی چھوڑیں کہ وہ زیادہ ہے یا کم ہے اس کو ہم بھول جاتے ہیں صرف یہ بتادیں کہ منظور شدہ پانی کتنے کیوسک ہے اور on the floor of the House بتادیں کہ کیا وہ ہمیں پورا مل رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے حکومت پنجاب نے چار سو کلو میٹر کی lining اس بجٹ میں رکھی ہے، اس وقت سسٹم کو rehabilitate کیا جا رہا ہے، سو سال پہلے کا یہ نظام بنا ہوا ہے، معزز ممبر درست فرما رہے ہوں گے کہ ان کو پانی پورا نہیں مل رہا ہوگا، پورے کیوسک نہیں مل رہے ہوں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے جب نہروں کی rehabilitation ہو جائے گی تو جس ڈیزائن پر جس کا جتنا right بنتا ہے اس کو اتنا پانی فراہم کیا جائے گا۔ سسٹم پرانا ہونے کی وجہ سے نہروں میں پورا پانی نہیں چل رہا اسی لئے اس مسئلے کو ہم نے take up کیا ہوا ہے، اب lining ہو رہی ہے جس سے پانی میں بہتری آجائے گی۔ دو تین سال کے عرصہ میں یہ سارا system rehabilitate ہو جائے گا تو ان کا پورا share ضرور ملے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! on the floor of the House یہ یقین دہانی کروادیں کہ rehabilitate ہونے کے بعد ہمارا منظور شدہ پانی پورا مل جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! جی، بالکل میں یہاں on the floor of the House کہتا ہوں کہ جب سسٹم rehabilitate ہو جائے گا تو ہر ڈسٹرکٹ کا جتنا share ہے وہ انشاءاللہ اسے پورا ملے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیر زمین پانی کڑوا ہے تاہم ضلع ملتان میں بھی چند مقامات پر زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب ملتان میں ان چند مقامات کی نشاندہی کریں گے جہاں زیر زمین پانی کڑوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس کوئی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں چیک کر کے معزز ممبر کو بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3755 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3756 بھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4244 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: حلقہ پی پی-86 میں مائنر، راجباہ اور انہار سے متعلقہ تفصیلات

*4244: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سے مائنر، راجباہ اور انہار ہیں؟

(ب) ان مائنروں، راجباہوں اور انہار پر دیکھ بھال کے لئے کون کون سے ملازمین تعینات ہیں، ان کے نام اور شناختی کارڈ کے ساتھ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی انہار کی بھل صفائی کے لئے 13-2012 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ 13-2012 کے درمیان پانی چوری کے کتنے کیس پولیس کو بھجوائے گئے اور کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں، کتنے افراد کو سزا ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) پی پی-86ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل مائنرز، راجباہ اور نہریں ہیں۔

1- ٹیکوڈسٹی 2- سلیم پور مائنر
3- کھیوڑہ ڈسٹی 4- بجواڑہ مائنر
5- بہل بنگال مائنر

(ب)

1- مستری مختار حسین ولد خادم حسین نہر کھیوڑہ سسٹم9 CNIC NO.33203-3926946-9
2- میٹ محمد افضل ولد محمد شریف نہر کھیوڑہ سسٹم5 CNIC NO.33303-5770764-5
3- میٹ نوید عالم ولد محمد حسین نہر کھیوڑہ سسٹم9 CNIC NO.33303-9803338-9
4- بیلدار محمد ایوب ولد محمد سلیم نہر کھیوڑہ برجی48000تا71000اور بجواڑہ مائنر CNIC NO.33303-2198696-9
5- عبدالرزاق ولد محمد بشیر نہر کھیوڑہ برجی71000تا106000، CNIC NO.33303-9933878-7
6- سلطان علی ولد نواز علی نہر کھیوڑہ برجی106000تا124000 CNIC NO.33303-9157476-9,
7- نور محمد بیلدار نہر کھیوڑہ برجی0تا48000، CNIC NO.33303-6725217-9
8- محمد سرور بیلدار نہر کھیوڑہ برجی0تا48000، CNIC NO.33303-4866224-9
9- رانا اکرم بیلدار ٹیکوڈسٹی3 CNIC NO.33303-1191921-3

(ج) 13-2012 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھل صفائی پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں13-2012 میں پانی چوری کے 107 وقوعہ جات پولیس کو بھیجے گئے ان میں سے 9 ایف آئی آر درج ہوئیں۔ تاحال کسی فرد کو سزا نہیں ہوئی۔ تاہم درج شدہ ایف آئی آرز کا معاملہ محکمہ پولیس اور قانون سے متعلقہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں میرا سوال تھا کہ مائنروں، راجباہوں اور انہار پر دیکھ بھال کے لئے کون کون سے ملازمین تعینات ہیں، ان کے نام اور شناختی کارڈ کے ساتھ تفصیلات فراہم کی جائیں اس کا جو جواب دیا گیا ہے اس میں ٹوٹل 9 افراد ہیں جو ان پانچ نہروں کی دیکھ بھال پر متعین

ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میرا سوال ہے کہ یہ جو 9 لوگ کام کر رہے ہیں ان کے علاوہ کتنی پوسٹیں خالی ہیں یا محکمہ نہر کے پاس کل یہی پوسٹیں ہیں جو ان نہروں پر لوگ متعین ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تفصیل مانگی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ گورنمنٹ کے وہ ملازمین ہیں جو بھرتی ہوئے ہیں۔ حکومت نے ابھی بھرتیوں پر ban لگایا ہوا ہے۔ معزز ممبر کا ڈسٹرکٹ بھی FOs کے under ہے۔ گورنمنٹ نے جو بیلدار اور میٹ وغیرہ رکھے ہوئے ہیں وہ بھی ڈیلی ویجز پر رکھے ہیں چونکہ ابھی نئی بھرتی پر پابندی لگی ہوئی ہے۔ نہ صرف اریگیشن بلکہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں کافی سیٹیں vacant پڑی ہیں امید ہے کہ حکومت درجہ چہارم کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی اٹھا رہی ہے تو وہ سیٹیں fill کر دی جائیں گی۔ جو نہریں FOs چلاتے ہیں یہ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے اور وہ وہاں پر کرنٹ چارج پر بندے رکھتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ نہیں تھا کہ بھرتی ہو رہی ہے یا نہیں بلکہ میں نے تو صرف اتنا پوچھا ہے کہ کتنی پوسٹیں خالی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے سوال میں تو یہ بات کہیں نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال پوچھا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں یہ چیک کر کے ان کو پوری تفصیل دے دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پانچ نہروں پر ٹوٹل 9 آدمی ہیں ان میں میٹ بھی ہیں اور بیلدار بھی۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ کافی ہیں یا محکمے کی جو yard stick ہے اس کے مطابق یہ عملہ کافی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ پورے پنجاب کی نہروں کا مسئلہ ہے۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ جو نہریں FOs کے under ہیں وہ خود وہاں کرنٹ چارج پر بندے رکھتے ہیں لیکن پھر بھی ابھی نہروں پر بندوں کی کمی ہے۔ اب پالیسی بن گئی ہے جب پابندی اٹھے گی تو باقی سیٹیں بھی fill کر دی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں جز(د) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں

جناب قائم مقام سپیکر: پھر یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب امجد علی جاوید: جی، یہ میرا آخری ضمنی سوال ہو گا۔ جواب کے مطابق 13-2012 میں 107 کیس رپورٹ ہوئے ہیں اور ان میں سے صرف 9 کی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں تو جو 98 ایف آئی آرز درج نہیں ہوئیں ان کا کون ذمہ دار ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں، یہ ایف آئی آرز درج کیوں نہیں ہوئیں اور جنہوں نے یہ درج نہیں کرائیں ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! محکمہ درخواست دے دیتا ہے اس میں by laws تبدیل کئے گئے ہیں جن کی سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیجی تھی جنہوں نے منظور کر دی ہے لیکن وہ ابھی کیبنٹ میں پیش ہونی ہے ایک تو اسے non bailable offence بنایا جا رہا ہے۔ معزز ممبر جو point out کر رہے ہیں اس کے لئے بھی ایک ہفتے میں سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو چلی جائے گی اس میں منسٹر صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنے گی اس کمیٹی کے باقی ممبران میں ایڈیشنل آئی جی، ہوم سیکرٹری کا ایک نمائندہ اور سیکرٹری اریگیشن ہوں گے۔ محکمے کے پاس فورس تو ہے نہیں، محکمہ کی طرف سے تو اوور سیئر اطلاع دے دیتا ہے آگے پولیس پرچہ درج نہیں کرتی۔ اس کے لئے ایک ہفتے تک سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیج رہے ہیں تاکہ یہ ایک کمیٹی constitute کر دی جائے تاکہ جو ایف آئی آرز کے بارے میں شکایات ہیں ان کا ازالہ کیا جائے۔ تاوان کی مد میں جو محکمے کے بس میں ہے وہ کارروائی ساتھ ساتھ پوری ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 4302 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 4962 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پچھلے پانچ سالوں میں دریائے راوی کے کٹاؤ
سے متاثرہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4962: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کے کون کون سے موضع جات ایسے ہیں جو دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہیں، ان موضع جات کے نام بتائیں اور کتنی اراضی اور آبادی گزشتہ پانچ سالوں میں دریا کے کٹاؤ میں آچکی ہے؟

(ب) حکومت نے ان موضع جات کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی رقم کس کس مد اور کس کس جگہ پر خرچ کی ہے؟

(ج) 15-2014 کے دوران حکومت نے اس مقصد کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں موضع نتھو وصلی اور کوڑے شاہ زیریں دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہیں۔ موضع نتھو وصلی کی 116 ایکڑ اراضی اور 36 گھر اور موضع کوڑے شاہ کی 319 ایکڑ اراضی اور 11 گھر گزشتہ پانچ سالوں میں دریا کے کٹاؤ میں آچکے ہیں۔

(ب) حکومت نے موضع نتھو وصلی میں 37.354 ملین روپے اور کوڑے شاہ زیریں میں 53.948 ملین روپے کے دو گائیڈ سپر بنائے ہیں جو کہ 14-2013 ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت بنائے گئے ہیں۔

(ج) 15-2014 کے دوران حکومت نے گائیڈ سپر نتھو وصلی کے لئے 13.0 ملین روپے اور کوڑے شاہ زیریں کے لئے 10.0 ملین روپے کے فنڈز مختص کئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال کے کون کون سے موضع جات ایسے ہیں جو دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہیں، ان موضع جات کے نام بتائیں اور کتنی اراضی اور آبادی گزشتہ پانچ سالوں میں دریا کے کٹاؤ میں آچکی ہے۔ میری گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس جز کا جواب پڑھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں موضع نتھو وصلی اور کوڑے شاہ زیریں دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہیں۔ موضع نتھو وصلی کی 116 ایکڑ اراضی اور 36 گھر اور موضع کوڑے شاہ کی 319 ایکڑ اراضی اور 11 گھر گزشتہ پانچ سالوں میں دریا کے کٹاؤ میں آ چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) کا جو جواب دیا گیا ہے یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا حقیقت ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اصل حقیقت یہ ہے کہ دریائے راوی کے کنارے موسیٰ پور گاؤں دریا برد ہو چکا ہے لیکن انہوں نے جواب میں نہیں لکھا، ڈولہ زیریں پورا موضع دریا بُرد ہو چکا ہے، راجہ دلو دریا برد ہو چکا ہے وہاں کے لوگ ہجرت کر کے دوسرے علاقے میں گئے ہیں، بہاول فتیانہ، نتھو فتیانہ بھی دریا بُرد ہوئے ہیں، کھولڑی بھی دریا کے کٹاؤ کی زد میں آیا ہے وہ لوگ بھی displace ہو گئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ پانچ سالوں میں وہاں کے رہنے والے لوگوں کا دریائے راوی کی وجہ سے جتنا نقصان ہوا ہے کیا وہ پورا کروا دیں گے اور ان کی بحالی کے لئے کیا کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! حکومت نے فوری طور پر موضع نتھو وصلی میں سپر گائیڈ بند تعمیر کر دیا ہے، کوڑے شاہ زیریں پر جو بند ہے وہ ongoing ہے۔ معزز ممبر جو نقصانات کا پوچھ رہے ہیں جب سیلاب آتا ہے تو وہ قدرتی آفت ہوتی ہے لیکن میں ان کی تسلی کے لئے ان سے میٹنگ بھی کر لیتا ہوں اور محکمے کے ذمہ بھی لگا دیتا ہوں کہ معزز ممبر جو باقی موضع جات بتا رہے ہیں وہ محکمے نے کیوں نہیں لکھے۔ میں انہیں ensure کرتا ہوں کہ ان کی تسلی کروائی جائے گی۔ محکمے نے جو لکھا ہے اس کے لئے ایک گائیڈ سپر بند تعمیر ہو گیا ہے اور ایک پر کام جاری ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ نتھو وصلی سپر گائیڈ بند تعمیر کیا گیا ہے۔ وہ میری استدعا پر خادم اعلیٰ پنجاب نے منظور فرمایا تھا لیکن آج

تک وہ سپر گائیڈ بند مکمل نہیں ہوا جس کا ثبوت جز(ج) میں آپ خود پڑھ لیں کہ 15۔2014 کے دوران گائیڈ سپر ننتھو وصلی کے لئے 13.00 ملین روپے ابھی بھی مختص ہیں تو یہ کب تک اسے مکمل کر دیں گے اور باقی جتنے موضع جات ہیں ان کے لئے کیا protection measures کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! معزز ممبر جس رقم کا ذکر کر رہے ہیں وہ اس سال 2015 کے لئے مختص کی گئی تھی۔ معزز ممبر جن موضع جات کا ذکر کر رہے ہیں اگر محکمہ نے اپنے جواب میں ان کا ذکر نہیں کیا تو میں اس حوالے سے جناب ارشد ملک کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کر لوں گا، میں ان سے تفصیل لے لوں گا اور اس بابت محکمہ کے افسران کی موجودگی میں ان کی تسلی کروائی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کوئی تاریخ تو دے دیں کہ کب تک گائیڈ سپر ننتھو وصلی کو مکمل کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جناب محمد ارشد ملک کو اپنے ساتھ بٹھائیں اور ان کو تمام تفصیلات سے آگاہ کریں۔ ملک صاحب! آپ اجلاس کے بعد پارلیمانی سیکرٹری سے مل لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں اجلاس کے بعد معزز ممبر سے کوئی وقت طے کر لیتا ہوں اور پھر محکمہ کے افسران کے ساتھ ان کی انشاء اللہ تعالیٰ میٹنگ کراؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 4994 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوگیرہ برانچ میں پانی چوری سے متعلقہ تفصیلات

*4994: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-87 ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیادہ زرعی رقبہ درکھانی راجباہ اور مونگی راجباہ لوئر گوگیرہ برانچ کی ٹیل پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں راجباہوں میں غیر قانونی کٹ لگا کر یا سائز ضابطے کے خلاف بڑا کر کے پانی چوری کر لیا جاتا ہے جس سے مذکورہ حلقہ نہری پانی سے بالکل محروم ہے اور کسان شدید مشکلات کا شکار ہیں؟

(ج) حکومت مذکورہ بالا دونوں راجباہوں میں پانی چوری کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے نیز جو لوگ نہری پانی چوری کرتے ہیں یا کرواتے ہیں ان کے خلاف دونوں راجباہوں کے حوالے سے گزشتہ پانچ سال میں کتنی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور ان پر کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(د) حکومت مذکورہ حلقہ میں ٹیل پر واقع رقبے پر دونوں راجباہوں کے ذریعے پانی پہچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) یہ درست ہے کہ راجباہ ترکھانی اور راجباہ مونگی کی ٹیلوں کا رقبہ پی پی-87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ ان راجباہوں کے کچھ زمینداران غیر قانونی طور پر موگوں کو توڑ کر پانی چوری کر کے ناجائز آبپاشی کرتے ہیں جس کی وجہ سے ٹیلوں پر پانی کی کمی واقع ہو جاتی ہے جس کی روک تھام کے لئے محکمہ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

(ج) پانی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف PPC دفعہ 430 کے تحت کارروائی برائے پرچہ پولیس کرتا ہے اور C&D ایکٹ کی دفعہ 33-31 کے تحت تاوان بھی لگایا جاتا ہے گزشتہ پانچ سالوں میں پانی چوری کے 1566 کیسز پولیس کو رپورٹ کئے گئے جن میں سے 59 ایف آئی آر درج ہوئی ہیں اور پچھلے دو سالوں میں 6,06,59,048 روپے تاوان لگایا جا چکا ہے تاہم درج شدہ ایف آئی آرز پر کارروائی کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ پولیس اور قانون ہے۔

(د) محکمہ کا عملہ پانی چوری کی روک تھام کے لئے ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف پرچہ پولیس اور تاوان کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ راجباہ مونگی پر برجی70+000 تا ٹیل تک کنکریٹ لائننگ ہو چکی ہے جبکہ برجی 0+000 تا70+000 تک side protection کا کام جاری ہے جس کی مدت تکمیل مارچ2015 تک ہے۔ کام مکمل ہونے کے بعد ٹیل پر پانی کی کمی نہ ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! جواب کے (ج) میں لکھا گیا ہے کہ "پانی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ کی طرف سے پانی چوری کرنے والوں کے خلاف PPC کی دفعہ 430 کے تحت ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے"۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ سوال ہے کہ PPC کی دفعہ 430 کے تحت پانی چوری کی زیادہ سے زیادہ سزا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ قابل ضمانت offence ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اس حوالے سے وزیراعلیٰ صاحب نے سمری منظور کر دی ہے اور اب اسے کابینہ نے approve کرنا ہے۔ ہم پانی چوری کو ناقابل ضمانت offence بنانا چاہتے ہیں۔ ایس ڈی او کو مجسٹریٹ کے اختیارات دیئے جائیں گے اور جو شخص پانی چوری کرے گا XEN کے حکم سے اس کا پانی بند کر دیا جائے گا۔ اس کی شفافیت کے لئے بھی تجاویز شامل کی گئی ہیں کیونکہ ایک موگہ پر چند حصہ دار ہوتے ہیں ان میں سے جس نے پانی چوری کیا ہو گا صرف اسی کو سزا ملے گی اور اسی کا پانی بند کیا جائے گا۔ سپرنٹنڈنٹ انجینئر (اریگیشن) اس پانی کو دوبارہ بحال کر سکتا ہے۔ جب کابینہ کی میٹنگ میں اس کی منظوری ہو جائے گی تو ان مسائل پر قابو پایا جا سکے گا۔ اکثر معزز ممبران شکایت کرتے ہیں کہ پانی چوری کی ایف آئی آر درج نہیں ہوتی تو اسی وجہ سے اس کو ناقابل ضمانت offence بنایا جا رہا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس سمری کا ذکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کر رہے ہیں وہ کب بھجوائی گئی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! شاید آپ نے سُنا نہیں انہوں نے یہ کہا ہے کہ وزیراعلیٰ نے اس سمری کی منظوری دے دی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نے اس سمری کی منظوری دے دی ہے اور اب کابینہ کی منظوری درکار ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! یہ سمری پچھلے tenure میں بھیجی گئی تھی لیکن ابھی تک اس کی منظوری نہیں ہو سکی۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ٹیل کے کاشتکاروں کو پانی بالکل نہیں مل رہا۔ سارا پانی ٹیل سے پہلے ہی چوری ہو جاتا ہے اور پانی چوروں کے لئے کوئی سزا نہیں ہے۔ انہوں نے خود اپنے جواب میں لکھا ہے کہ "صرف ایک راجباہ کے پانی چوری کے 1566 مقدمات پولیس کو رپورٹ کئے گئے جن میں سے 59 کی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں"۔ وہ بھی برائے نام ہیں کیونکہ یہ ایف آئی آرز قابل ضمانت ہیں تو پانی کی چوری کیسے بند ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! پچھلے دو سالوں میں -/6,06.59,048 روپے تاوان لگایا جا چکا ہے۔ ہم نے قوانین میں جو ترامیم تجویز کی ہیں اس سمری کی منظوری وزیر اعلیٰ نے دے دی ہے اور اب وہ کابینہ کی approval کے لئے پڑی ہوئی ہے۔ اس میں bylaws تبدیل ہوں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا ایک ہفتے کے اندر اندر ہم وزیر اعلیٰ کو ایک سمری کے ذریعے یہ درخواست کر رہے ہیں کہ وزیر آبپاشی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں ایڈیشنل آئی جی پولیس، ہوم سیکرٹری اور سیکرٹری آبپاشی بھی شامل ہوں گے۔ محکمہ جن cases کے لئے پولیس کو ایف آئی آر درج کرنے کے لئے کہتا ہے پولیس وہ درج نہیں کرتی تو یہ کمیٹی ان تمام معاملات کو look after کرے گی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ محکمہ نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ "پچھلے دو سالوں میں -/6,06,59,048 روپے تاوان لگایا گیا ہے" تو اس میں سے کتنا تاوان وصول کیا جا چکا ہے؟ دوسرا پارلیمانی سیکرٹری نے جس سمری کا ذکر کیا ہے وہ کب تک منظور ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! انشاءاللہ یہ سمری 2015 میں منظور ہو جائے کیونکہ یہ کابینہ کو bylaws کی منظوری کے لئے بھجوا دی گئی ہے۔ اسی طرح محکمہ آبپاشی کی رپورٹ پر ایف آئی آر درج نہ کرنے کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ کو ایک ہفتے کے

اندر سمری بھجوائی جارہی ہے۔اس سمری میں یہ درخواست کی جارہی ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں ایڈیشنل آئی جی پولیس،ہوم سیکرٹری اور سیکرٹری آبپاشی شامل ہوں اور وزیر آبپاشی اس کی سربراہی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!یہ بتادیں کہ اب تک کتنا تاوان وصول ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر!پانی چوری پر تاوان محکمہ آبپاشی لگاتا ہے لیکن اس کی وصولی محکمہ ریونیو کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،مہربانی۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جہلم: بھل صفائی کے لئے کئے گئے اخراجات ودیگر تفصیلات

*1229: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایکسیئن یو جے سی جہلم کے زیر کنٹرول کون کون سے مائنرز،راجباہ اور انہار ہیں؟

(ب) ان انہار کی بھل صفائی پر سال 12-2011تا13-2012 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران بھل صفائی مہم کے لئے مختص رقم سے کون کون سی اشیاء کس کس مقصد کے لئے خرید کی گئیں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران بھل صفائی کے لئے استعمال ہونے والی مشینری کے لئے پٹرول/ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس کے ذمہ داران کون کون ملازمین/افسران تھے اوران کے نام،عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ایکسیئن جہلم ڈویژن یو جے سی، جہلم کے زیر کنٹرول اپر جہلم کینال اور رسول قادر آباد لنک کینال ہیں اور کوئی مائنر اور راجباہ نہ ہیں۔

(ب) ان انہار کی بھل صفائی پر سال 12-2011 تا 13-2012 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) ایکسیئن جہلم ڈویژن یو جے سی کے کنٹرول میں صرف مین کینال یعنی اپر جہلم کینال اور رسول قادر آباد لنک کینال ہیں اس لئے ان کی بھل صفائی نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی رقم مختص ہوئی ہے۔

(د) ان انہار کی بھل صفائی نہیں ہوتی اس لئے کوئی رقم اس مد میں خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ہ) چونکہ اس ڈویژن میں بھل صفائی ہوتی ہی نہیں اس لئے کوئی رقم خرچ ہوئی اور نہ ہی خُورد بُرد ہوئی ہے۔

ضلع جہلم 14-2013، فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1358: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں کے فلڈ بند کی بحالی کا کام کتنا عرصہ بند رہنے کے بعد دوبارہ کب شروع ہوا؟

(ب) 30-جون 2013 تک مذکورہ بند کا کتنے فیصد کام مکمل ہوا اور اس پر ٹوٹل کتنا خرچہ آیا؟

(ج) مالی سال 14-2013 میں مذکورہ بند کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(د) حکومت مذکورہ فلڈ بند کی بحالی کا کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) نوگراں فلڈ بند کا کام تقریباً 10 ماہ بند رہنے کے بعد مورخہ 2013-05-27 کو دوبارہ شروع ہوا تاہم ٹھیکیدار نے پھر کام بند کر دیا اس کے بعد محکمہ ہذا نے ٹھیکیدار کو نوٹس جاری کئے مگر کام شروع نہ ہو سکا۔ محکمہ نے ٹھیکیدار کی سکیورٹی ضبط کر لی اور دوبارہ مورخہ 14-04-14 کو ٹھیکیدار کے risk & cost پر ٹینڈر لگایا گیا مگر کسی ٹھیکیدار نے ٹینڈر نہ خریدا۔

(ب) 30-جون 2013 تک مذکورہ بند کا 23 فیصد کام مکمل ہو چکا تھا اور اس پر مبلغ 38.840 ملین روپے خرچہ آیا۔

(ج) مالی سال14-2013 میں مذکورہ بند کے لئے مبلغ 30 ملین روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

(د) اب دوبارہ ٹینڈر کامیاب اور منظور ہونے پر بقایا فنڈز ملنے کی صورت میں باقی کام مکمل کیا جائے گا۔

ساہیوال: نہر لوئر باری دوآب کے دونوں اطراف سڑکوں کو کشادہ کرنے کی تفصیلات

*2844: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نہر لوئر باری دوآب جو ساہیوال شہر سے گزرتی ہے اس کے دونوں کناروں پر سڑک کتنی چھوڑی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس نہر کے دونوں اطراف سڑک کی چوڑائی بہت کم رہ گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس نہر کے دونوں اطراف سڑک کو کشادہ کرنے اور اس کا جو حصہ شہر کی حدود میں ہے اس کو دونوں اطراف سے پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) نہر لوئر باری دوآب از برجی 000+329 تا برجی 000+354 ساہیوال شہر سے گزرتی ہے۔ شروع میں اس کے دائیں کنارے پر 20 فٹ اور بائیں کنارے پر 25 فٹ (Bank) سڑک چھوڑی گئی تھی۔ اس وقت موقع پر نہر کے دائیں کنارے پر از برجی 895+330 تا برجی 500+345 تک اور بائیں کنارے پر از برجی 000+338 تا برجی 000+348 پختہ سڑک موجود ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ نہر کے دونوں اطراف سڑک کی چوڑائی کم رہ گئی ہے۔

(ج) اب نہر لوئر باری دوآب کا rehabilitation & upgradation کا کام موقع پر ہو رہا ہے۔ جس سے نہر کے پشتہ جات / کنارے (Banks) کی چوڑائی پوری ہو جائے گی۔ تاہم سڑک کو کشادہ / پختہ کرنے کا کام محکمہ نہر کے متعلقہ نہ ہے۔ یہ کام محکمہ ڈسٹرکٹ روڈز ساہیوال کا ہے مزید برآں یہ کہ نہر لوئر باری دوآب کا جو حصہ شہر کی حدود میں ہے اس کو

دونوں اطراف سے پختہ لائننگ کرنے کا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے اس کا انحصار مستقبل میں فنڈز کی دستیابی پر ہے۔

لاہور: محکمہ انہار کی ملکیتی اراضی سے متعلق تفصیلات

*3642: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ انہار کی ملکیتی اراضی کہاں کہاں پر کتنی کتنی ہے اور اس کا مصرف کیا ہے؟

(ب) اس میں سے کتنی اراضی لیز/ ٹھیکہ پر کن کن لوگوں کو دی گئی ہے ان کے نام و پتا جات اور اس سے محکمہ کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) کتنی اراضی پر ناجائز قابضین کب سے قابض ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جا رہی ہے؟

(د) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی اراضی محکمہ نے واگزار کروائی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ انہار کی کوئی غیر مصرف / فالتو ملکیتی اراضی نہ ہے۔ جتنی بھی فالتو اراضی تھی وہ بورڈ آف ریونیو کو سرنڈر کر دی گئی تھی تاکہ گورنمنٹ پالیسی کے تحت پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ کی وساطت سے نیلام کر دی جائے۔ اس زمین کا حالیہ status بورڈ آف ریونیو اور PPB سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ انہار کی جانب سے کوئی اراضی لیز/ ٹھیکہ پر کسی کو نہ دی گئی ہے۔ ویسے بھی اس سلسلے میں سال 2003 سے پابندی لاگو تھی۔

(ج) ضلع لاہور میں محکمہ انہار کی اراضی پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ انہار نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کوئی اراضی واگزار نہ کروائی گئی ہے کیونکہ کہیں بھی کوئی ناجائز قبضہ نہ تھا۔

لاہور: محکمہ انہار کے ریسٹ ہاؤسز سے متعلق تفصیلات

*3643: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں محکمہ انہار کے ریسٹ ہاؤسز کی ضلع وار علیحدہ علیحدہ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز سے پچھلے تین سالوں کے دوران کتنی آمدن اور کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ان میں سے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کون کون سے افراد نے قیام کیا اور ان پر محکمہ کی طرف سے کتنے اخراجات کئے گئے، ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) لاہور ڈویژن میں ریسٹ ہاؤسز کی کل تعداد 33 ہے ان میں سے ضلع لاہور میں ایک اور ضلع قصور میں پانچ ضلع شیخوپورہ میں سولہ اور ضلع ننکانہ صاحب میں گیارہ ریسٹ ہاؤس واقع ہیں۔ یہ تمام ریسٹ ہاؤسز محکمہ کے زیر استعمال ہیں۔

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز پر سال 2010 تا 2013 کل اخراجات 11.092 ملین روپے ہوئے جبکہ کوئی آمدن نہ ہوئی ہے کیونکہ یہاں پر touring افسران نے محض مختصر قیام کیا اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	زون	نام ریسٹ ہاؤس	ضلع	اخراجات دوران سال		
1	لاہور	بھمبہ	قصور	2012-13	2011-12	2010-11
2	لاہور	واں	قصور	434826	117665	415820
3	لاہور	کنگن پور	قصور	454198	133279	433181
4	لاہور	گنڈا سنگھ والا	قصور	746950	426583	713960
5	لاہور	باقر کے	قصور	538627	276410	605237
6	لاہور	لاہور	لاہور	471952	144091	417363
7	لاہور	شیخوپورہ	شیخوپورہ	168470	148577	370474
8	لاہور	چیچوکی ملیاں	شیخوپورہ	----	137896	191191
9	لاہور	باہڑیانوالہ	شیخوپورہ	----	137896	191191
10	لاہور	سیکھانوالہ	شیخوپورہ	----	137896	191191
11	لاہور	چک گرداس	شیخوپورہ	----	137896	191191
12	لاہور	مریدکے کینال	شیخوپورہ	----	137896	191191
13	لاہور	شاہدرہ	شیخوپورہ	----	---	---
14	فیصل آباد	اجنیانوالہ	شیخوپورہ	----	584704	---
15	فیصل آباد	چوہڑکانہ	شیخوپورہ	182935	45270	---
16	فیصل آباد	فیروز	شیخوپورہ	396557	54873	247763
17	فیصل آباد	گجیانہ	شیخوپورہ	----	---	---
18	فیصل آباد	کڑکن	شیخوپورہ	---	---	---

19	فیصل آباد	مھمونوالی	شیخوپورہ	52640	---	---
20	فیصل آباد	سالار	شیخوپورہ	134400	---	---
21	فیصل آباد	پکاڈلہ	شیخوپورہ	157480	43520	59625
22	فیصل آباد	فاروق آباد	شیخوپورہ	97120	45620	183012
23	لاہور	مانگھٹانوالہ	ضلع ننکانہ	---	---	---
24	لاہور	اڈھیر	ضلع ننکانہ	---	---	---
25	لاہور	بڑا گھر	ضلع ننکانہ	---	---	---
26	لاہور	موڑا	ضلع ننکانہ	---	---	---
27	فیصل آباد	لکڑ منڈی	ضلع ننکانہ	---	---	---
28	فیصل آباد	موہلن	ضلع ننکانہ	---	45.120	---
29	فیصل آباد	نبی پور	ضلع ننکانہ	56.000	42.745	---
30	فیصل آباد	تاشپور	ضلع ننکانہ	---	---	---
31	فیصل آباد	کٹھیالہ	ضلع ننکانہ	---	---	---
32	فیصل آباد	لنڈیانوالہ	ضلع ننکانہ	---	---	---
33	لاہور	علی جج	ضلع ننکانہ	---	---	---
		میزان	---	---	---	---
				3892155	2797937	4402390

کل میزان: 11.092 ملین روپے

(ج) مذکورہ بالا ریسٹ ہاؤسز میں اس عرصہ کے دوران چند سرکاری افسران نے دوران انسپکشن مختصر قیام کیا۔ان افسران کے قیام پر محکمہ کی جانب سے کوئی اخراجات نہیں کئے گئے۔

ڈی جی خان: دریا پر بند/پشتہ جات کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3652: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع ڈی جی خان میں کس کس دریا پر بند/پشتہ جات کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنا کتنا فنڈ مختص کیا گیا؟

(ب) ان بند/پشتہ جات کی تعمیر و مرمت کب مکمل ہوئی ہر بند/پشتہ جات پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع ڈی جی خان میں دریائے سندھ پر بند/پشتہ جات کی تعمیر و مرمت کے لئے 222.121 ملین روپے فنڈز مختص کئے گئے۔

(ب) ضلع ڈیرہ غازی خان میں مندرجہ ذیل بند/پشتہ جات کی تعمیر ومرمت پر رقم خرچ ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	بند/پشتہ جات	خرچہ	تکمیل
1	مرمتی جامپور فلڈ بند	25لاکھ	30-06-2010
2	مرمتی جکھڑ،امام شاہ بند	25لاکھ	----
3	مرمتی قلندر شاہ گرائن	05لاکھ	----
4	مرمتی فخر فلڈ بند	30لاکھ	----
5	سپر لنک نمبر09-2008	17.23لاکھ	30-06-2013
6	سپر ملکانی09-2008	14.72لاکھ	----
7	سپر بنوہاں09-2008	13.82لاکھ	----
	سپر لنک نمبر1-10-2009	20.31لاکھ	----
	سپر ملکانی	9.38لاکھ	----
	سپر بنوہان	10.70لاکھ	----
	سپر ملکانی11-2010	72.50لاکھ	30-06-2013
	سپر لنک1-12-2011	3.28لاکھ	----
	سپر ملکانی12-2011	299.42لاکھ	----
8	سپر لنک نمبر1-165-12-2012	6.95لاکھ	----
	سپر لنک نمبر1-165-13-2012	479.76لاکھ	----
	سپر ملکانی13-2012	130.63لاکھ	----
	میزان	116.37ملین روپے	----

ڈی جی خان: محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3653: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی کی تفصیل موضع وار فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ زمین اس وقت کس کس کے استعمال میں ہے۔اس سے محکمہ کو کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی کب سے ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے ان کے نام اور اراضی مع موضع کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان قابضین سے اراضی واگزار نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ کی فالتو اراضی کسی کے استعمال میں نہیں کیونکہ سال 2003 میں lease پر پابندی لگا دی گئی تھی۔

(ج) محکمہ کی کوئی اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں نہیں ہے۔

(د) محکمہ کی اراضی چونکہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں نہ ہے اس لئے واگزار کروانے کا سوال نہ ہے۔

ضلع جہلم: فلڈ بند پر افسران چیکنگ اور وزٹ کی تفصیلات

*1359: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں کے فلڈ بند کی بحالی کے کام کی نگرانی کس طرح کی جاتی ہے، محکمہ اپنا شیڈول بیان کریں؟

(ب) مذکورہ بند پر کام شروع ہوئے، کتنا عرصہ ہو گیا ہے، اس دوران محکمہ کے کن کن افسران و اہلکاران نے کام کی چیکنگ کے لئے کس کس تاریخ کو موقع پر جا کر وزٹ کیا؟

(ج) کیا متعلقہ عملہ موقع پر چیکنگ کی رپورٹ واپسی پر تحریراً دفتر جمع کرواتا ہے تو آج تک کی تحریری رپورٹس کی کاپیاں ڈیٹ وار فراہم کریں، اگر رپورٹ تحریراً نہیں کی جاتی تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) مذکورہ بند کے کام کی نگرانی کے لئے متعلقہ سب انجینئر سیکشن مع سٹاف کام کی execution کے دوران موقع پر موجود رہے۔ متعلقہ SDO اور XEN بھی اکثر کام کو موقع پر چیک کرتے رہے۔ مزید برآں یہ کام کنسلٹنٹ نیسپاک (پرائیویٹ) لمیٹڈ ہیں کی زیر نگرانی ہوتا رہا جس کو وہ اپنی terms of reference کے مطابق چیک کرتے رہے ہیں۔ تاہم ٹھیکیدار کمپنی M/S Reliable Engineer Services (Pvt). Ltd یہ کام مکمل نہ کر سکی۔ محکمہ ہذا نے ٹھیکیدار کو کام مکمل کرنے کے لئے نوٹسز جاری کئے مگر اس نے دوبارہ کام شروع نہ کیا جس پر محکمہ ہذا نے ٹھیکیدار کی سکیورٹی بذریعہ نمبری 107-532/W مورخہ

17-07-2012ضبط کر لی(نقل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)اور دوبارہ مورخہ 14-04-2014 کو اس کے risk & cost پر ٹینڈر طلب کئے گئے مگر کسی ٹھیکیدار نے کوئی ٹینڈر نہ خریدا۔اب دوبارہ ٹینڈر منظور ہونے پر اور تمام فنڈز ملنے کی صورت میں بقایا کام مکمل کیا جائے گا۔

(ب) مذکورہ بند کا کام مورخہ 16-06-2011 کو شروع ہوا اور متعلقہ سب انجینئر اور سب ڈویژنل آفیسر مسلسل دوران execution موقع پر موجود رہے۔ اس کے علاوہ ایکسیئن اور سپرنٹنڈنگ انجینئر، چیف انجینئر اور نیسپاک (پرائیویٹ)لمیٹڈ کے افسران بھی مذکورہ بند کی execution چیک کرتے رہے۔30- جون 2013 تک مذکورہ بند کا 23 فیصد کام مکمل ہو چکا تھا۔اب چونکہ موقع پر کام بند ہو چکا ہے اور ٹھیکیدار کام چھوڑ کر چلا گیا ہے اس لئے موقع پر کام شروع نہ ہونے کی وجہ سے کوئی انسپکشن نہ ہوئی۔

(ج) متعلقہ عملہ موقع پر کام کی چیکنگ باقاعدگی سے کرتا رہا ہے اور اگر کام میں کوئی کمی بیشی پائی گئی تو اس کی اطلاع افسران بالا کو بروقت دی گئی۔ جز(ب) میں بیان کی گئیں افسران کنسلٹنس اور افسران محکمہ انہار کی تحریری رپورٹس کی مطلوبہ نقول date wise ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع جہلم:فلڈ بند کے مقام پر نیسپاک کے افسران کا وزٹ و دیگر تفصیلات

*1360: محترمہ راحیلہ انور:کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں کے فلڈ بند کی بحالی کے کام کی کنسلٹینسی نیسپاک کے ذمہ ہے؟

(ب) نیسپاک کے کون سے دفتر کے کون کون سے افسران و اہلکاران مذکورہ کام کی چیکنگ پر مامور ہیں؟

(ج) کیا نیسپاک کا سٹاف چیکنگ کے دوران محکمہ کے مقامی سٹاف کو بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے؟

(د) نیسپاک کے کنسلٹینسی سٹاف نے کن کن تاریخوں کو موقع پر کام کا وزٹ کیا اور تحریراً رپورٹس اپنے آفس میں جمع کروائیں،ان رپورٹس کی کاپیاں فراہم کریں؟

وزیرآبپاشی (میاں یاورزمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) نیسپاک کے دفتر واقع A-I 514 سیکٹر ٹاؤن شپ لاہور کے محمد اسلم سومرو (ڈپٹی پراجیکٹ مینجر)، سید یاسر علی (اسسٹنٹ ریزیڈنٹ انجینئر) اور اظہر حسین (سینئر انجنیئر) اس کام کی چیکنگ پر مامور ہیں۔

(ج) جی ہاں! نیسپاک کا سٹاف چیکنگ کے دوران محکمہ کے مقامی سٹاف کو بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

(د) نیسپاک کا کنسلٹینسی سٹاف وقتاً فوقتاً کام کا وزٹ کرتا رہتا ہے ان وزٹس کی پانچ عدد تحریری رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع شیخوپورہ: دریائے راوی کے کٹاؤ سے متاثر ہونے والے رقبہ کی تفصیلات

*1841: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیرآبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں کٹاؤ کی وجہ سے دریائے راوی کے کنارے واقع گاؤں بابکوال پی پی۔162 کا زرعی رقبہ اور گاؤں دریا برد ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے راوی کے کٹاؤ کی وجہ سے زرخیز زمین کا رقبہ بہت تیزی سے کم ہو رہا ہے جس سے گاؤں کے غریب کاشتکار پریشان ہیں؟

(ج) کیا حکومت ضلع شیخوپورہ پی پی۔162 گاؤں بابکوال کے زرخیز رقبہ کو دریائے راوی کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے حفاظتی بند بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور ان غریب گاؤں کے زمینداروں کی مالی مدد کرنے یا اور کسی جگہ زرعی رقبہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیرآبپاشی (میاں یاورزمان):

(الف) درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں کٹاؤ کی وجہ سے دریائے راوی کے کنارے واقع گاؤں بابکوال کا کافی زرعی رقبہ اور گاؤں دریا برد ہو چکا ہے۔

(ب) درست ہے کہ دریائے راوی کے کٹاؤ کی وجہ سے زرخیز زمین کا رقبہ بہت تیزی سے کم ہو رہا ہے۔

(ج) فلڈ 2013 میں دریائے راوی کے کنارے دیہاتوں کو بچانے کے لئے محکمہ ہذا نے احتیاطی اقدامات کئے تھے اور مجوزہ گاؤں کو عارضی اقدامات کر کے بچالیا گیا تھا۔اس مسئلے کے مستقل حل کے لئے منصوبہ تیار کر کے expert committee کو بھیجا گیا اور کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں منصوبہ کا تخمینہ لگایا جارہا ہے۔ منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔زمینداروں کو مالی امداد یا متبادل زرعی رقبہ دینے کا اختیار محکمہ انہار کے پاس نہ ہے۔

صوبہ میں خانکی بیراج کی تعمیر کی تفصیلات

*2748: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں خانکی بیراج کہاں پر تعمیر کیا جارہا ہے نیز اس بیراج کی تعمیر کے لئے وفاقی حکومت نے پنجاب حکومت کو کتنا فنڈ مہیا کیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ خانکی بیراج کی تعمیر کے لئے ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے 21۔ارب 50 کروڑ روپے کی منظوری دے دی جس کا باقاعدہ لیٹر بھی جاری کر دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ خانکی ہیڈ ورکس وزیر آباد میں دریائے چناب پر 120 سال قبل 1889 میں تعمیر کیا گیا تھا اور یہ پاکستان کا سب سے قدیم ہیڈ ورکس ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قدیم بیراج کی جگہ اب نیا بیراج تعمیر کیا جائے گا؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) نیو خانکی بیراج صوبہ پنجاب میں ضلع گوجرانوالہ کی تحصیل وزیر آباد میں دریائے چناب پر موجود خانکی ہیڈ ورکس کے متبادل کے طور پر تعمیر کیا جارہا ہے۔ نیز اس بیراج کی تعمیر کے لئے وفاقی حکومت نے پنجاب حکومت کو کوئی فنڈ مہیا نہیں کیا۔ نیو خانکی بیراج حکومت پنجاب اور ایشیائی ترقیاتی بنک (ADB) کی مالی معاونت سے تعمیر کیا جارہا ہے۔

(ب) نیو خانکی بیراج کی تعمیر کے لئے لاگت کا تخمینہ 309 ملین یو ایس ڈالر لگایا گیا ہے۔ایشیائی ترقیاتی بنک 270 ملین یو ایس ڈالر فراہم کرے گا جبکہ حکومت پنجاب کا شیئر 3,516 ملین روپے ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بنک کی طرف سے 18۔فروری 2012 سے قرضہ کی مرحلہ وار فراہمی شروع ہو گئی ہے۔

(ج) خانکی ہیڈورکس وزیرآباد میں دریائے چناب پر122 سال قبل1892 میں تعمیر کیا گیا تھااور یہ درست ہے کہ یہ پاکستان کاسب سے قدیم ہیڈورکس ہے۔

(د) جی ہاں!یہ درست ہے کہ اس قدیم ہیڈورکس کی جگہ اب نیابیراج تعمیر کیاجائے گا۔

ڈی جی خان: محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*3654: جناب احمد علی خان دریشک: کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ڈی جی خان میں محکمہ آبپاشی کے کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں ان کے رقبہ کی تفصیل ریسٹ ہاؤس وار فراہم کریں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز میں پچھلے تین سالوں کے دوران کون کون رہائش پذیر ہوااور ان سے کتنے چارجز وصول کئے گئے اگر نہیں توکیوں؟

(ج) پچھلے تین سالوں کے دوران ان ریسٹ ہاؤسز کی تزئین وآرائش ومرمت پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی،ریسٹ ہاؤس اور سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیرآبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں کنسٹرکشن ڈویژن کی ملکیت میں ایک ریسٹ ہاؤس ہے جوکہ فورٹ منرو میں واقع ہے۔اس کاکل رقبہ 4کنال ہے۔

(ب) 2010 کی غیر معمولی بارشوں سے ریسٹ ہاؤس کی عمارت کو شدید نقصان ہوا تھا۔ریسٹ ہاؤس کی حالت بہت خستہ تھی جس کی مرمت کے لئے خصوصی گرانٹ منظور کرائی گئی اوراس کی مرمت پر2.5ملین روپے12۔2011میں خرچ ہوئے۔یہ ریسٹ ہاؤس سال 12۔2011اور13۔2012میں زیر تعمیر تھا جس کی وجہ سے یہاں کسی نے قیام نہ کیااور کوئی آمدنی نہ ہوئی۔

(ج) تفصیل جز(ب)میں موجود ہے۔

بھل صفائی کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3755: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال13۔2012اور14۔2013میں صوبہ میں بھل صفائی کے لئے کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کس کس ڈویژن میں بھل صفائی کا کام مکمل کیا گیا اور ان پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) مالی سال 13-2012 میں صوبہ بھر میں بھل صفائی کے لئے 144.767 ملین روپے اور مالی سال 14-2013 میں 142.603 ملین روپے رکھے گئے تھے۔ مالی سال 13-2012 اور 14-2013 میں کل اخراجات بالترتیب 123.231 ملین روپے اور 125.74 ملین روپے ہوئے زون وار تفصیل درج ذیل ہے:

زون کا نام	مالی سال 13-2012		مالی سال 14-2013	
	مختص رقم (ملین روپے)	خرچ رقم (ملین روپے)	مختص رقم (ملین روپے)	خرچ رقم (ملین روپے)
بہاولپور زون	19.647	4.772	23.865	17.872
ڈی جی خان زون	11.427	11.427	15.859	15.859
فیصل آباد زون	----	پیڈا ایکٹ رولڈ	---	----
لاہور زون	43.208	42.751	30.045	29.941
ملتان زون	28.322	27.188	30.314	26.444
سرگودھا زون	33.575	28.505	39.250	32.443
ایل بی ڈی سی (آئی پی)	8.588	8.588	3.270	3.181
کل میزان	144.767	123.231	142.603	125.740

(ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران بھل صفائی کے کام کی تفصیل زون وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نہر ایل بی ڈی سی سے منسلکہ رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3756: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی کا نہر ایل بی ڈی سی کے ساتھ کتنا رقبہ موجود ہے؟

(ب) کتنا رقبہ محکمہ نے کن کن لوگوں کو ٹھیکہ / پٹہ یا لیز پر دے رکھا ہے ان کے نام، پتا جات سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنا رقبہ ناجائز قابضین کے کب سے زیر استعمال ہے اس کو واگزار کروانے کے لئے آج تک محکمہ نے کیا کارروائی کی، ان کی کیس وار تفصیل و دیگر کارکردگی لف کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ ہذا کا نہر ایل بی ڈی سی کے ساتھ کل رقبہ 21210 ایکڑ ہے جس کی ڈویژن وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔	بلوکی ہیڈورکس ڈویژن	= 0
2۔	اوکاڑہ کینال ڈویژن	= 111 ایکڑ
3۔	ساہیوال کینال ڈویژن	=5319 ایکڑ
4۔	خانیوال کینال ڈویژن	=15780ایکڑ
	میزان	=21210ایکڑ

(ب) حکومت پنجاب نے سال 2003 سے کوئی بھی رقبہ لیز، ٹھیکہ یا پٹہ پر دینے پر مکمل پابندی عائد کر رکھی تھی لہٰذا اس کے بعد کوئی رقبہ پٹہ کے لئے نیلام عام نہ ہوا ہے۔

(ج) بلوکی ہیڈورکس ڈویژن اور اوکاڑہ کینال ڈویژن میں کوئی رقبہ ناجائز قابضین کے استعمال میں نہ ہے۔ ساہیوال اور خانیوال کینال ڈویژنوں میں ناجائز مقبوضہ رقبہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے اور ان کی تفصیلی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔	ساہیوال کینال ڈویژن	= 698.26ایکڑ
2۔	خانیوال کینال ڈویژن	= 6.00ایکڑ
	کل رقبہ	= 704.26ایکڑ

ساہیوال: دریائے راوی کے کٹاؤ سے متاثرہ علاقوں سے متعلقہ تفصیلات

*4302: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کے کون کون سے موضع جات ایسے ہیں جو دریائے راوی کے کٹاؤ سے متاثر ہوئے ہیں؟

(ب) حکومت نے ان موضع جات کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں کس جگہ خرچ کی ہے؟

(ج) سال 14-2013 کے دوران حکومت نے اس مقصد کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ساہیوال کے دو موضع جات ایسے ہیں جو کہ دریائے راوی کے کٹاؤ سے متاثر ہوئے ہیں۔

1۔ کوڑے شاہ زیریں 2۔ نتھو وصلی

(ب) حکومت نے ان موضع جات کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے سال12۔2011اور 13۔2012کے دوران کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) سال14۔2013کے دوران حکومت نے اس مقصد کے لئے جتنے فنڈز مختص کئے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ تعمیر گائیڈ سپر کوڑے شاہ زیریں = 53.948ملین روپے

2۔ تعمیر گائیڈ سپر نتھو وسلی = 37.354ملین روپے

مندرجہ بالا کام سال15۔2014میں مکمل ہو جائیں گے۔

راجباہ گوگیرہ برانچ میں لائننگ کے کام سے متعلقہ تفصیلات

*4995:لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)سردار محمد ایوب خان:کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مونگی راجباہ لوئر گوگیرہ برانچ میں لائننگ کا کام کب سے شروع کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مونگی راجباہ میں لائننگ کا کام شروع تو کر دیا گیا مگر اس کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچایا گیا، جن جن علاقوں میں لائننگ کی گئی اور جن علاقوں کو چھوڑ دیا گیا اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت مونگی راجباہ لوئر گوگیرہ برانچ میں لائننگ کا کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) مونگی راجباہ کی side protectionکا کام برجی0+000تا70+000جنوری2014میں شروع کیا گیا تھا۔

(ب) مونگی راجباہ کی سائیڈ پروٹیکشن کا کام برجی نمبر0+000تا70+000 جاری ہے اس کام کی مدت تکمیل March 2015 ہے اور یہ کام اس مدت میں مکمل ہو جائے گا۔مزید برآں راجباہ مونگی کی لائننگ کا کام برجی70+000تاTail پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب)میں وضاحت کی گئی ہے کہ side protectionکے کام کی مدت تکمیل مارچ2015تک ہے۔اور یہ کام انشاء اللہ اس مدت میں مکمل ہو جائے گا۔

ڈسکہ شہر میں سیلابی پانی سے بچاؤ سے متعلقہ تفصیلات

*5409: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سالوں میں ڈسکہ شہر کو سیلاب اور بارش کے پانی سے بچانے کے لئے پانچ جگہوں پر کاٹ کر سیلابی پانی کو بی آر بی لنک نہر میں ڈال کر شہر کو بچایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ شہر ڈسکہ کو بچانے کے لئے کم از کم پانچ عدد inlet بنائے جائیں گے؟

(ج) اب تک inlet بنانے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں اور کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ گزشتہ سال ڈسکہ شہر کو سیلاب اور بارش کے پانی سے بچانے کے لئے شہریوں نے پانچ جگہوں پر از خود نہر کاٹ کر پانی نہر میں ڈالا تھا۔ محکمہ انہار نے سیلابی پانی گزارنے اور کنٹرول کرنے کے لئے بی آر بی ڈی کینال پر سائفن اور inlet بنائے ہوئے ہیں اس کے علاوہ سٹارم واٹر ڈرینز بھی بنائی ہوئی ہیں۔

(ب) ضلعی انتظامیہ سے متعلقہ ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ نہر بی آر بی ڈی بر جی L/18500 اور بر جی L/25409 پر دو عدد inlet بنے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعے نہر میں شہر کا پانی فلڈ کے دنوں میں ڈال دیا جاتا ہے اور مزید inlet بنائے جانے کی ضرورت نہ ہے۔ محکمہ نہر کی رچنا ڈرینج ڈویژن نے سٹارم واٹر ڈرینز کی صفائی بھی کرا دی ہے جس سے آئندہ فلڈ کا پانی جلد ڈرین آف ہو جائے گا۔

(ج) جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

بی ایس لنک ڈویژن لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*5461: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ایس لنک ڈویژن لاہور جو بلوکی تا ہیڈ سلیمانکی تک کا علاقہ ہے اور جس کے بائیں طرف خانواہ ڈویژن اور دائیں طرف قصور ڈویژن ہے اور دونوں اطراف لاہور زون کا حصہ ہیں کو ختم کر کے بلوکی ڈویژن کے ساتھ لگایا جا رہا ہے اور بلوکی ڈویژن کو LBDC ملتان زون میں شامل کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلوکی ڈویژن کی ایک سب ڈویژن اور اوکاڑہ ڈویژن کی ایک سب ڈویژن کو توڑ کر رینالہ اریگیشن ڈویژن کے نام سے ایک نیا ڈویژن رینالہ خورد کے مقام پر بنایا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ایس لنک ڈویژن کی دو سب ڈویژن 1۔ پتوکی سب ڈویژن 2۔ راجو وال سب ڈویژن کو بلوکی کی ایک سب ڈویژن کے ساتھ شامل کر کے بلوکی کو ڈویژن بنایا جارہا ہے اور بی ایس لنک ڈویژن کے تمام عملہ کو LBDC کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کے ماتحت کر کے ملتان زون میں شامل کیا جارہا ہے اور لاہور اریگیشن زون سے علیحدہ کیا جارہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نیا ڈویژن بنانا چاہتی ہے تو براہ کرم بی ایس لنک ڈویژن کے زیر کنٹرول علاقہ اور عملہ کو بلوکی ڈویژن میں شامل کر کے لاہور زون میں ہی رکھا جائے اور لنک سرکل لاہور کے ساتھ لگایا جائے تاکہ ملازمین اور اہل علاقہ لاہور کی بجائے ملتان کے دور دراز سفر اور مشکلات سے بچ سکیں، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) بی ایس لنک کینال کے دائیں جانب خانواہ ڈویژن اور بائیں جانب قصور ڈویژن ہے۔ بی ایس لنک ڈویژن فی الحال لنک سرکل لاہور اور اریگیشن زون لاہور میں شامل ہے۔ بی ایس لنک ڈویژن کو ختم کر کے بی ایس لنک کینال کو بلوکی ڈویژن میں شامل کرنے کی تجویز حکومت کے ہاں زیر غور ہے۔ تاہم بلوکی ڈویژن پہلے ہی LBDC / ملتان زون میں شامل ہے۔

(ب) یہ تجویز حکومت کے ہاں زیر غور ہے۔

(ج) بلوکی پہلے ہی ایک ڈویژن ہے بی ایس لنک کینال کو بلوکی ڈویژن کے ساتھ لگانے کی تجویز حکومت کے ہاں زیر غور ہے جیسا کہ جز(الف) میں بتایا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ بی ایس لنک ڈویژن کو ختم کر کے اس کے تمام عملے کو نئی ڈویژن بمقام رینالہ خورد میں شامل کرنے کی تجویز حکومتی سطح پر زیر غور ہے۔ تجویز پر عملدرآمد کی صورت میں یہ عملہ نئی ڈویژن یعنی رینالہ ڈویژن کے ماتحت ہو جائے گا۔ یہ نئی ڈویژن /LBDC ملتان زون کے ماتحت ہو گی۔ لاہور زون سے اس کا تعلق نہ ہو گا۔

(د) لنک سرکل لاہور پہلے ہی اوورلوڈڈ ہے۔ اس میں فی الحال چار ڈویژن چک بندی، پسرور لنک، نارووال فلڈ بند اور بی ایس لنک ڈویژن شامل ہیں اسی لئے بی ایس لنک کینال کو اس سے علیحدہ کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ بی ایس لنک کینال کے ساتھ ساتھ بلوکی ہیڈورکس کو اس سرکل کے ساتھ لگانے سے یہ مزید اوورلوڈ ہو جائے گا جو کہ مناسب نہ ہو گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع پاکپتن میں راجباہوں کی لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

36: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجباہ نور پور تحصیل پاکپتن اور راجباہ R-1 تحصیل عارف والا کی ابھی تک لائننگ نہیں کی گئی جس بناء پر صرف پانی کا ضیاع ہو رہا ہے اور ٹیل کے کسانوں کو پانی نہیں ملتا؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا دونوں راجباہوں کو پختہ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک ان پر کام شروع کروا کر مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ راجباہ نور پور تحصیل پاکپتن اور راجباہ R-1 تحصیل عارف والا کی ابھی تک لائننگ نہیں کی گئی، لائننگ نہ ہونے کے باعث پانی کا ضیاع ہوتا ہے اور ٹیل پر بھی پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔

(ب) حکومت راجباہ R-1 کی کنکریٹ لائننگ کروانا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں راجباہ R-1 کی برجی نمبر 43+692 تا 76+660 (ٹیل) کی کنکریٹ لائننگ کے لئے 57.854 ملین روپے کا PC-1 بذریعہ چیف انجینئر اریگیشن ملتان زون ملتان بذریعہ چٹھی نمبری W/2014 2003/06/14-8312//1050 مورخہ 2014-05-15 صوبائی کوآرڈینیٹر/چیف انجینئر پی اینڈ آر زون لاہور کو ارسال کیا گیا ہے۔ جو کہ کارروائی ہے۔ مزید برآں راجباہ نور پور کی لائننگ کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ اس کا فیلڈ سروے ہو رہا ہے اور پی سی ون تیاری کے مراحل میں ہے۔ یہ منصوبہ حالیہ مالی سال 15-2014 میں شامل کر لیا جائے گا۔ کام شروع

اور مکمل ہونے کا شیڈول فی الحال نہیں دیا جا سکتا۔ اس کا انحصار منصوبہ جات کی منظوری، فنڈز کی دستیابی اور دیگر codal formalities کی تکمیل پر ہے۔

غیر ملکی فنڈ سے زیر تعمیر منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

38: میاں محمود الرشید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ دوآب کینال بحالی منصوبہ کے لئے ایشیائی ترقیاتی بنک نے 22-ارب کے فنڈز دیئے اور تاحال پنجاب حکومت پراجیکٹ ڈائریکٹر کا تقرر عمل میں نہیں لا سکی جس کی وجہ سے غیر ملکی بنک کے حکام میں تشویش پائی جاتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایشیائی ترقیاتی بنک نے مارچ 2007 میں حکومت پنجاب کو بلوکی بیراج اور لوئر باری دوآب کینال سسٹم کی بحالی و مرمت کے لئے 218 ملین ڈالر (تقریباً 22-ارب روپے) فنڈز دینے کا معاہدہ کیا۔

اس معاہدہ کے تحت 14-اپریل 2007 کو ہی حکومت پنجاب نے مستقل پراجیکٹ ڈائریکٹر مقرر کر دیا تھا اور 2007 سے اب تک مختلف افسران مستقل یا اضافی چارج کی صورت میں بطور پراجیکٹ ڈائریکٹر اس منصوبہ پر کام کرتے آ رہے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لہٰذا سوال میں اٹھائے گئے خدشات درست ہیں اور نہ ہی ایشیائی ترقیاتی بنک کے حکام میں اس حوالے سے کوئی تشویش پائی جاتی ہے۔

ساہیوال: پانی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

45: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2013 سے آج تک پی پی-223 ضلع ساہیوال میں پانی چوری کے کتنے مقدمات کس کس کے خلاف کس کس تھانہ میں درج ہوئے؟

(ب) کتنے مقدمہ جات پر فیصلہ ہو چکا ہے اور کتنے ابھی کس کس عدالت میں زیر سماعت ہیں، جن مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے ان فیصلوں کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یکم جون2013 سے2014-10-15تک پی پی-223ضلع ساہیوال میں پانی چوری کے30 وقوعہ جات ہوئے ہیں جن میں سے 28 کیسز کی روبکار متعلقہ پولیس سٹیشن کو ارسال کی جا چکی ہیں۔ دو کیسز زیر انکوائری ہیں لیکن کسی کیس کی ایف آئی آر درج نہ ہوئی ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تاوان کے حوالے سے پانچ عدد کیسز کا فیصلہ ہو چکا ہے اور قاصران پر تاوان (محصول خاص) عائد کیا جا چکا ہے۔ باقی25 کیس تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ جیسا کہ جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ کسی بھی کیس کی ایف آئی آر درج نہ ہوئی ہے لہذا اس ضمن میں مزید کوئی پیشرفت نہ ہو سکی ہے۔ ایف آئی آر درج ہونے اور مقدمہ کا چالان عدالت میں پیش ہونے پر ہی عدالتی کارروائی ممکن ہے۔ تاہم اس حوالے سے متعلقہ محکمہ جات پولیس اور قانون ہیں۔

راجن پور: محکمہ آبپاشی کے زیر استعمال گاڑیاں اور ان کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

57: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ آبپاشی کی کل کتنی گاڑیاں ہیں یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) مالی سال14-2013 میں P.O.L کی مد کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) مالی سال14-2013 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ آبپاشی کی دو ڈویژن ہیں جن میں آٹھ عدد گاڑیاں ہیں جو کہ درج ذیل افسران کے زیر استعمال ہیں۔

1-ایگزیکٹو انجینئر راجن پور کینال ڈویژن	2-SDO تلائی سب ڈویژن
3-SDO حاجی پور سب ڈویژن	4-SDO قادرہ سب ڈویژن
5-ایگزیکٹو انجینئر جامپور کنسٹرکشن ڈویژن	6-SDO مکینیکل سب ڈویژن
7-SDO Hill Torrent-I سب ڈویژن	8-SDO Hill Torrent-II سب ڈویژن

(ب) راجن پور کینال ڈویژن میں مالی سال14-2013میںPOLکی مد میں-/18,00,000 روپے دیئے گئے اور-/17,99,604روپے خرچ ہوئے بقایا کوئی رقم نہیں۔جام پور کنسٹرکشن ڈویژن میں مالی سال14-2013میںPOLکی مد میں-/18,59,000 روپے دیئے گئے اور-/18,59,000روپے خرچ ہوئے۔کوئی رقم بقایانہیں۔

(ج) راجن پور کینال ڈویژن میں مالی سال14-2013میں گاڑیوں کیM&Rکی مد میں-/9,00,000روپے دیئے گئے جبکہ ان کیmaintenanceاور دیگر اخراجات کی مد میں-/5,98,075روپے خرچ کئے گئے۔جام پور کنسٹرکشن ڈویژن میں مالی سال 14-2013میں گاڑیوں کیM&Rکی مد میں-/5,68,940روپے دیئے گئے جبکہ ان کی maintenanceاور دیگر اخراجات کی مد میں-/5,68,940روپے خرچ کئے گئے۔

ضلع پاکپتن میں نہری پانی کی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

90:جناب احمد شاہ کھگہ:کیاوزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں سال2012 سے اب تک کل کتنے نہری پانی چوری کے مقدمات درج ہوئے،ان پر کیاکارروائی کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہذا میں پانی چوری کرنے والے افراد میں سرکاری اہلکار بھی ملوث پائے گئے اگر ہاں تو محکمہ نے کیاکارروائی کی،تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) ضلع پاکپتن میں سال2012سے اب تک محکمہ آبپاشی نے پانی چوری کے4383 کیسز پکڑے اور محکمہ پولیس کو برائے اندراج ایف آئی آر بھجوائے گئےان میں سے 564 کیسز کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہیں۔تاہم درج شدہ ایف آئی آرز کے سلسلے میں مزید کارروائی متعلقہ محکمہ پولیس اور قانون ہے۔ محکمہ آبپاشی زیر دفعہ33-31 برائے تاوان کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ3361مقدمات کا فیصلہ کر چکا ہے۔بقیہ کیسز زیر کارروائی ہیں۔تاوان کی مد میں 44.073ملین روپے کی رقم عائد کی جاچکی ہے۔تاہم آبیانہ اور تاوان کی وصولی محکمہ مال کرتا ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں نہری پانی چوری میں کوئی بھی سرکاری اہلکار معاونت کرنے میں ملوث نہ پایا گیاہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان میں نہروں سے متعلقہ تفصیلات

117: جناب احمد علی خان دریشک: کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں کل کتنی اور کون کون سی نہریں ہیں، اس وقت پانی کا کوئی فارمولا رائج ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مالی سال14-2013 میں کتنا نہری آبیانہ وصول ہوا، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) جن کاشتکاروں /زمینداروں سے آبیانہ وصول ہوا ان کو کتنا پانی فراہم کیا گیا، آبیانہ وصولی کا کیا فارمولا ہے، تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

وزیرآبپاشی(میاں یاورزمان):

(الف) ضلع ڈی جی خان میں سی آر بی سی کینال ڈویژن تونسہ شریف میں چشمہ رائٹ بنک کینال سسٹم اور ڈی جی خان کینال ڈویژن میں ڈی جی خان کینال سسٹم موجود ہیں۔ انہیں وارہ بندی کے تحت پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ مزید distributaries اور وارہ بندی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سی آر بی سی کینال ڈویژن تونسہ شریف میں آبیانہ سال14-2013 کی مد میں 17,06,736/- روپے وصول کئے گئے ہیں اور ڈیرہ غازی خان کینال ڈویژن سال 14-2013 میں آبیانہ کی مد میں 1,14,40,600/- روپے وصول کئے گئے۔

(ج) CCA میں شامل تمام رقبہ جات کو وارہ بندی کے تحت یکساں پانی مہیا کیا جاتا ہے لہٰذا CCA میں شامل تمام تر رقبہ جات سے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی-284 بہاولنگر کی انہار کو پختہ نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

176: جناب محمد نعیم انور: کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-284 بہاولنگر کی کوئی نہر بھی پختہ نہ ہے؟

(ب) اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو ایسا کیوں ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر کی کوئی نہر بھی مکمل پختہ نہ ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ حلقہ پی پی۔284 کی تمام نہریں (16 عدد) "Umbrella PC-I For Selective Lining of Irrigation Channels in Punjab" میں شامل ہیں۔ اس کے تحت ایکسیئن ہاکڑہ کینال ڈویژن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان نہروں کے PC-I مرتب کرکے بھجوائے۔

حلقہ پی پی۔284 میں انہار سے متعلقہ تفصیلات

177: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس بہاولنگر میں محکمہ آبپاشی کی کون کون سی نہریں، مائنز اور راجباہ ہیں ان کے نام اور ان کے پانی کا ڈسچارج کیا ہے؟

(ب) پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس میں کتنے زرعی رقبہ کو پانی فراہم کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا محکمہ پانی سے محروم اس زرعی رقبہ کو پانی دینے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس میں نہریں اور ان کے ڈسچارج درج ذیل ہیں:

1۔ہاکڑہ رائٹ = 510کیوسک	2۔ 1R/ہاکڑہ رائٹ=43کیوسک	1R.3/1R/ہاکڑہ رائٹ=9کیوسک
4L۔4/1L/ہاکڑہ رائٹ=6کیوسک	1L۔5/ہاکڑہ رائٹ = 5کیوسک	3L.6/ہاکڑہ رائٹ=10کیوسک
2L.7/ہاکڑہ رائٹ=51کیوسک	4L۔8/ہاکڑہ رائٹ=54کیوسک	R۔9 8ڈسٹی =51کیوسک
8R۔10ڈسٹی =241کیوسک	9R۔11/1Lڈسٹی =20کیوسک	12۔ہاکڑہ لفٹ = 23کیوسک
4L۔13ڈسٹی= 10کیوسک	14۔فلڈ چینل= 93کیوسک	1L۔15فلڈ چینل= 27کیوسک
1AL۔16فلڈ چینل= 9کیوسک		

(ب) پی پی۔284 فورٹ عباس میں تقریباً 196697 ایکڑ زرعی رقبہ کو پانی دیا جارہا ہے۔

(ج) پانی کی کمی کے سبب مزید زرعی رقبہ کے لئے فی الحال ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

حلقہ پی پی۔222 ساہیوال میں محکمہ انہار کے راجباہوں اور مائنز سے متعلقہ تفصیلات

264: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کے کون کون سی راجباہ، مائنز اور انہار ہے اور وہ کہاں واقع ہیں، ان کے نام اور ان کی کا پی کا ڈسچارج کتنا ہے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) اس حلقہ کا کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے اور کتنے ایکڑ رقبہ کو پانی فراہم نہیں کیا جارہا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) پی پی-222 ساہیوال میں جو راجباہ ، مائنر اور انہار واقع ہیں، ان کے نام اور ڈسچارج کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن دیہات میں یہ واقع ہیں ان کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس حلقہ کے تمام رقبہ جو کہ CCA میں شامل ہے کو نہری پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ نہر وار تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولنگر: ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

342: جناب شوکت علی لالیکا: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع بہاولنگر میں محکمہ اریگیشن کی ہاؤسنگ سکیم کے گھر کن کن کو الاٹ کئے گئے، تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

محکمہ انہار فورڈواہ ڈویژن بہاولنگر میں نئے تعمیر شدہ مکانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکیل نمبر1تا10 : 42عدد کوارٹر

سکیل نمبر11تا14 : 32عدد کوارٹر

جن میں سے درج ذیل مکانات سکیل نمبر1تا10اور11تا14اہلکاران کو بذریعہ کمیٹی حکم نمبری52-2824مورخہ2013-08-17کے تحت الاٹ کئے گئے۔

سکیل نمبر1تا10

1- عبدالخالق کینال پٹواری فورڈواہ کوارٹر نمبر41
2- راؤمحمد رفیق ٹریسر صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر43
3- محمد شاہد خان ایس۔ڈی۔سی چشتیاں کوارٹر نمبر44
4- محمد یعقوب کینال گارڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن کوارٹر نمبر42
5- محمد مشتاق نائب قاصد صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر28
6- طالب حسین ایس۔ڈی۔سی جالوالہ صادقیہ کوارٹر نمبر25
7- محمد حنیف نائب قاصد سوبھے والہ صادقیہ کوارٹر نمبر24
8- نذیر احمد کک چوکیدار فورڈواہ کوارٹر نمبر23
9- محمد سعید شاہ ڈاک رنر فورڈواہ کوارٹر نمبر21
10- محمد سلیم کینال گارڈ صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر22
11- غلام فرید نائب قاصد ڈویلپمنٹ ڈویژن کوارٹر نمبر26
12- ثناء اللہ سگنیلر صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر27
13- علی اصغر آرٹیفیسر فورڈواہ ڈویژن کوارٹر نمبر20
14- عبدالخالق نائب قاصد صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر47

سکیل نمبر11تا14

1- شیخ عبدالقدیر ہیڈ کلرک صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر6
2- حاجی حفیظ اللہ ہیڈ کلرک ہاکڑہ ڈویژن کوارٹر نمبر7
3- غلام محی الدین اکاؤنٹس کلرک صادقیہ کوارٹر نمبر11
4- رشید احمد خان اکاؤنٹس کلرک فورڈواہ کوارٹر نمبر3
5- چودھری بشیر احمد ہیڈ ڈرافٹسمین صادقیہ کوارٹر نمبر4
6- چودھری طاہر بشیر سب انجینئر چیانہ فورڈواہ کوارٹر نمبر5

7- حامد محمود سب انجینئر کاٹ شیر صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر1 8- محمد اسماعیل اکاؤنٹس کلرک ڈویلپمنٹ ڈویژن کوارٹر نمبر8
9- محمد جاوید اقبال اکاؤنٹس کلرک صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر9 10- محبوب احمد نازش اکاؤنٹس کلرک ڈویلپمنٹ ڈویژن کوارٹر نمبر12
11- محمد شفیق ٹریسر صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر2

باقی ماندہ گھروں کی الاٹمنٹ بھی جلد کر دی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ تقریباً ایک سال پہلے وقفہ سوالات میں محکمہ آبپاشی کے سوالات take up ہوئے تھے اور میں نے Water Channels پر کسان کمیٹیوں کے حوالے سے بات کی تھی۔ میں نے PIDA کے بارے میں سوال کیا اور محکمہ نے اس کا بڑا vague سا جواب دیا تھا۔ سپیکر صاحب نے اس سوال کو pending کر دیا اور ساتھ ہی حکم دیا کہ اگلی دفعہ اس سوال کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔ یہ بات اسمبلی کے ریکارڈ پر موجود ہے لیکن اس سوال کا جواب آج بھی نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ڈاکٹر سید وسیم اختر کی بات کو غور سے سُنیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ PIDA Act کے تحت کسان کمیٹیوں کی تفصیل والا جو سوال ایک سال پہلے pending ہوا تھا اس کا جواب آج بھی نہیں آیا۔ میں کوئی جھگڑا کھڑا نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اگلی دفعہ PIDA Act کے حوالے سے کسان کمیٹیوں کے بارے میں تفصیلی جواب ایوان کے اندر پیش کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو نوٹ کریں اور اگلی دفعہ اس سوال کا جواب لازماً آنا چاہئے کیونکہ سپیکر صاحب نے اس سوال کو pending کیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 9/2015 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر2193 کا غلط جواب

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بروز منگل مورخہ 24۔ فروری2015 کو وقفہ سوالات کے دوران میرے نشان زدہ سوال نمبر2193 کے جز(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پائپ کی نسبت فراہمی آب کے لئے تجویز کردہ پلاسٹک پائپ کی قیمت تین گنا زیادہ ہے کے جواب میں محکمہ نے تحریری جواب دیا ہے کہ درست نہ ہے۔ تجویز کردہ پائپ GRP پائپ ہے نہ کہ پلاسٹک پائپ۔ تجویز کردہ GRP پائپ کی قیمت پہلے سے منظور شدہ AC پائپ کی قیمت کے برابر ہے۔ میں نے اپنے ضمنی سوال میں اس بات کو دُھرایا کہ کیا وزیر ہاؤسنگ on the floor of the House اس بات پر بضد ہیں کہ پائپ کی قیمت کے متعلق محکمہ کا دیا گیا جواب درست ہے جس پر وزیر موصوف نے نہایت استہزائیہ و متکبرانہ انداز میں فرمایا کہ محکمہ بڑا واضح جواب دے رہا ہے کہ GRP پائپ اور AC پائپ کی قیمت برابر ہے۔ میں نے محکمہ کو واضح طور پر کہا ہوا ہے کہ اگر اسمبلی کے floor پر دی گئی کوئی information justify نہ ہو سکی تو آپ اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ یہاں جواب میں محکمہ کی طرف سے بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے اس لئے فی الحال میں اس کو own کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! جبکہ حقیقت اور اصل صورتحال یہ ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ کی اپنی ویب سائٹ پر دی گئی تفصیل کے مطابق یکم اگست2013 سے31۔ جنوری2014 تک کی قیمتوں کے شیڈول کے مطابق GRP پائپ کی قیمت -/3645 روپے فی فٹ ہے جبکہ AC پائپ کا ریٹ -/12686 روپے فی فٹ ہے۔ اس سکیم میں108000 فٹ پائپ ڈالا جائے گا۔ اس لحاظ سے GRP پائپ کی قیمت -/393666000 روپے جبکہ AC پائپ کی قیمت -/1370088000 روپے بنتی ہے اگر منظور شدہ منصوبہ کے مطابق AC پائپ ڈالا جاتا تو قیمت کا فرق -/976422000 روپے بنتا ہے۔ مزید یہ کہ اگر موجودہ سال کی قیمت بھی پیش نظر رکھی جائے تو یکم اگست2014 سے31۔ جنوری 2015 تک کی قیمتوں کے شیڈول کے مطابق GRP پائپ کی قیمت -/4576 روپے فی فٹ ہے جبکہ AC پائپ کا ریٹ -/13460 روپے فی فٹ ہے۔ اس سکیم میں108000 فٹ پائپ ڈالا جائے گا۔ اس لحاظ سے GRP پائپ کی قیمت -/494208000 روپے جبکہ AC پائپ کی قیمت -/1453680000 روپے

بنتی ہے اگر منظور شدہ منصوبہ کے مطابق AC پائپ ڈالا جاتا تو قیمت کا فرق -/959472000 روپے بنتا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے کسی فرد، فرم یا کمیشن وصول کرنے والوں کو چھپانے کے لئے اس مقدس ایوان میں غلط اعداد و شمار پیش کر کے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو جواب کے انتظار کے لئے pending فرما لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کا جواب نہیں آیا لہذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب جاوید اختر صاحب کی ہے۔

سینئر صحافی رؤف کلاسرا کا معزز ممبران پر سینیٹ کے الیکشن میں پیسوں کے عوض ووٹ ڈالنے کا الزام

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 2-مارچ2015 کو ٹی وی چینل "92" کے ایک پروگرام میں سینئر صحافی رؤف کلاسرا نے سینیٹ کے الیکشن پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ساؤتھ پنجاب کے ممبران پنجاب اسمبلی اربوں، کروڑوں روپے کی بجائے لاکھوں روپے میں اپنا ووٹ دے دیں گے۔ انہوں نے ساؤتھ پنجاب کے ممبران پنجاب اسمبلی کو ایک بکاؤ مال بنا دیا ہے جو کہ نہایت افسوس کی بات ہے۔ ساؤتھ پنجاب سے اس وقت ایک سو کے قریب ممبران پنجاب اسمبلی ہیں جنہوں نے ہمیشہ اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ کبھی بھی انہوں نے ایسی حرکت نہیں کی جس سے ان کی اپنی یا ان کی پارٹی یا حکومت کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ سینئر صحافی کی جانب سے ساؤتھ پنجاب کے ممبران اسمبلی پر ایسے الزامات لگانا انتہائی توہین آمیز ہیں جس سے نہ صرف میرا بلکہ ساؤتھ پنجاب سے تعلق رکھنے والے تمام ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب بلکہ پورے ایوان کے ممبران کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان

میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! مجھے اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کرنے پر اعتراض نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ دی جائے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی احمد سعید صاحب!

قاضی احمد سعید: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس اسمبلی کو وجود میں آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ معزز وزیر اعلیٰ نے اپنی پہلی تقریر میں بھی فرمایا تھا کہ ہم انشاء اللہ تمام ممبران بشمول ممبران حزب اختلاف کو فنڈز بھی دیں گے اور اُن کی رائے کا احترام بھی کیا جائے گا۔ عرصہ دو سال گزرنے والا ہے پاکستان مسلم لیگ (ق) کے آٹھ ممبران، جماعت اسلامی کے ڈاکٹر سید وسیم اختر اور پاکستان پیپلز پارٹی کے آٹھ ممبران کو یکسر نظر انداز کیا گیا اور باقی تمام ممبران کو ان کی تجاویز پر فنڈز دیئے گئے۔ کل سینیٹ کا الیکشن ہے تو پنجاب حکومت نے کہا ہے کہ ہم اپنے ممبران کو وافر مقدار میں فنڈز دیں گے تاکہ اُن کا ووٹ کسی اور کو نہ ملے۔ میں یہ بات فخر سے کہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ندیم افضل چن نے سینیٹ الیکشن میں حصہ لے کر ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب کی عزت و احترام میں اضافہ کیا ہے کہ آج ملاقاتیں بھی ہو رہی ہیں، فنڈز بھی دیئے جا رہے ہیں اور اُن کی honour بھی ہو رہی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں نے کوئی غلط بات نہیں کی، اگر ندیم افضل چن الیکشن میں حصہ نہ لیتے تو ان کے سینیٹرز unopposed ہو جانے تھے۔ پھر حقیقت یہی ہے کہ کسی قسم کی کوئی activity ہونی تھی اور نہ ہی کسی نے کسی کو بلانا تھا۔ ٹھیک ہے کہ حکومت کے سینیٹرز نے جیت جانا تھا اور میں نے یہ کہا ہے کہ ندیم افضل چن کے الیکشن لڑنے سے اس ایوان کا وقار بحال ہوا ہے لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم ندیم افضل چن کو ووٹ دیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آپ یہاں پر campaign نہیں کر سکتے۔ قاضی صاحب! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! آپ مجھے اجلاس کے بعد مل لیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 64/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

ضلع جھنگ کی متعدد یونین کونسلز بوائز و گرلز ہائی سکولز سربراہان سے محروم ہونے سے معیار تعلیم تنزلی کا شکار

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2-فروری 2015 کی خبر کے مطابق ضلع جھنگ کی پندرہ مختلف یونین کونسلز میں گرلز ہائی سکولز ہی نہیں ہیں، اس کے علاوہ ضلع بھر کے کل 98 بوائز ہائی سکولز میں سے 38 سکولوں کے سربراہان جبکہ 68 گرلز ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز میں سے 44 اداروں کے سربراہان ہی تعینات نہ ہیں۔ تفصیلات کے مطابق جن پندرہ یونین کونسلز میں بوائز ہائی سکول موجود نہ ہیں ان میں تحصیل جھنگ کی تیرہ جبکہ تحصیل احمد پور سیال کی دو یونین کونسلز شامل ہیں۔ اگر صوبائی اسمبلی کے حلقہ جات کا جائزہ لیا جائے تو جھنگ کی شہری سیٹ پی پی-78 کی چھ پی پی-77 کی پانچ، پی پی-81، پی پی-82 کی ایک ایک اور پی پی-83 کی دو یونین کونسلز میں بوائز ہائی سکول موجود نہ ہیں۔ ضلع کی جن چوبیس یونین کونسلز میں گرلز ہائی سکول موجود نہ ہیں ان میں تحصیل جھنگ کی بارہ، تحصیل شورکوٹ کی چھ اور تحصیل احمد پور سیال کی چھ یونین کونسلز شامل ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری جانب ضلع جھنگ میں موجود 38 بوائز ہائی سکول ایسے ہیں جو سربراہان کے بغیر چل رہے ہیں۔ ان میں سے چودہ سکولوں میں گریڈ انیس کے سینئر ہیڈ ماسٹرز کی اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح لڑکیوں کے کل 44 ادارے سربراہان کے بغیر چل رہے ہیں جن میں سے 29 گرلز ہائی سکولوں میں گریڈ سترہ کی ہیڈ مسٹریس، دس سکولوں میں گریڈ اٹھارہ کی سینئر ہیڈ مسٹریس اور ایک سکول میں گریڈ انیس کی سینئر ہیڈ مسٹریس جبکہ تین ہائر سیکنڈری سکولز میں گریڈ انیس کی پرنسپل اور ایک ہائر سیکنڈری سکول میں گریڈ بیس کی پرنسپل کی اسامی خالی ہیں جس سے سکولوں کی مجموعی کارکردگی متاثر ہو رہی ہے۔ ضلع کی مختلف یونین کونسلز میں گرلز پرائمری سکولوں کی عدم موجودگی اور بہت سے سکولوں کے سربراہان کے نہ ہونے سے تعلیم کا معیار تنزلی کا شکار ہے اور گرلز سکولوں کا قائم نہ کرنا لڑکیوں کے ساتھ عدم مساوات کا کھلا ثبوت ہے۔ ضلع کی عوام نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تمام یونین کونسلوں میں پرائمری سکول کے قیام کو یقینی بنائے اور تمام سکول جو کہ سربراہان کے بغیر ہیں ان میں تعیناتی کو یقینی بنایا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ سکول ایجوکیشن نے صوبہ بھر میں گریڈ-17 سے گریڈ-20 تک کے اساتذہ کی پوسٹوں کی identification کا عمل شروع کیا ہے اور محکمہ خزانہ کی منظوری کے بعد ستمبر 2014 کو ان گریڈز کی 14 ہزار 4 سو 76 پوسٹوں کو reorganize کیا گیا ہے۔ مزید برآں پنجاب پبلک سروس کمیشن سے 248 ڈپٹی ہیڈ ماسٹر و ڈپٹی ہیڈ مسٹریس کا انتخاب کیا گیا ہے اور محکمہ کی پالیسی کے تحت کچھ ہیڈز کی pre-induction training ہو چکی ہے اور باقی ماندہ ہیڈز کی training کا schedule ڈائریکٹوریٹ آف سٹاف ڈویلپمنٹ کی جانب سے جاری کیا جا چکا ہے تاہم identification اور نئے ہیڈز کی تعیناتی پر فوری عملدرآمد اس وجہ سے نہ کیا گیا کیونکہ اکیڈمک سیشن شروع ہو چکا تھا اور اب پنجاب ایجوکیشن کمیشن کے تحت جماعت پنجم اور ہشتم کے امتحانات طے شدہ شیڈول کے مطابق شروع ہونے والے ہیں۔ مزید برآں اکیڈمک سیشن کی وجہ سے اساتذہ کے تبادلوں پر بھی پابندی ہونے کی وجہ سے کچھ اضلاع میں بشمول جھنگ میں اساتذہ کی تعیناتی کا عمل نہ ہو سکا تاہم محکمہ ان حالات سے بخوبی آگاہ ہے اور ایک لائحہ عمل کے تحت مارچ 2015 یعنی اسی ماہ میں عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا اور ساتھ ہی نئے بھرتی

ہونے والے تربیت یافتہ ہیڈز کی تعیناتی بھی شروع کر دی جائے گی۔ ضلع جھنگ میں خصوصی توجہ دیتے ہوئے خالی اسامیوں پر اساتذہ اور ہیڈ ماسٹرز کی تعیناتی کر دی جائے گی۔ تبادلوں پر پابندی اٹھنے کے بعد ضلع میں خالی اسامیوں پر اساتذہ اور heads کا تبادلہ بھی کروایا جائے گا۔ جس سے جھنگ کے تعلیمی اداروں کی موجودہ صورتحال کافی حد تک بہتر ہو جائے گی۔ جہاں تک ضلع جھنگ کی چوبیس یونین کونسلوں میں گرلز ہائی سکول اور پندرہ یونین کونسلوں میں بوائز ہائی سکول موجود نہ ہونے کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ براہ راست ہائی سکول کا قیام محکمہ کی پالیسی نہ ہے۔ اس ضمن میں ایک criterion وضع کر دیا گیا ہے ضرورت کے تحت پرائمری سکولوں کو مڈل سکول تک اور مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں تک اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔ جہاں تک ضلع جھنگ میں پرائمری سکول بالخصوص گرلز پرائمری سکولوں کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ ضلع بھر کی تمام یونین کونسلوں میں پرائمری سکول موجود ہیں اور گرلز پرائمری سکولوں کی تعداد بوائز پرائمری سکولوں سے زیادہ ہے لہذا بچیوں کے ساتھ کسی قسم کی عدم مساوات روا نہیں رکھی جاتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 67/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن موکل اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ تحریک پڑھیں۔

کئی اضلاع میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی ضرورت

محترمہ خدیجہ عمر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2۔فروری 2015 کی خبر کے مطابق صوبہ پنجاب کی 10 کروڑ سے زائد آبادی کے لئے تقریباً 38ہزار بستر اور 63 بڑے ہسپتال دستیاب ہیں جبکہ 24 اضلاع ٹیچنگ ہسپتالوں سے محروم ہیں۔ ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق پنجاب میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی تعداد تقریباً 29 ہے جس میں سے 11 لاہور میں ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی تعداد 34، تحصیل ہسپتالوں کی تعداد 88، دیہی مراکز صحت کی تعداد 293، بنیادی مراکز صحت کی تعداد 2ہزار 491 ہے۔ اسی طرح 194 ڈسپنسریاں اور 188 مدر چائلڈ ہیلتھ سنٹرز ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں میں دستیاب 37ہزار 272 بستروں کی تعداد کے تناسب سے 2631 افراد کے حصہ میں ایک بستر آتا ہے۔ ضلع لاہور کے 11 ٹیچنگ ہسپتالوں کے علاوہ ضلع

راولپنڈی میں4، ضلع ملتان میں3، ضلع ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، سرگودھا، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ، بہاولپور اور رحیم یار خان میں ایک ایک جبکہ ضلع فیصل آباد میں3 ٹیچنگ ہسپتال ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں اوران میں بستروں کی کمی کی وجہ سے لوگ خصوصاً غریب طبقہ علاج معالجہ کی سہولتوں کی کمی کا شکار ہیں۔ پرائیویٹ ہسپتالوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہاہے۔ جہاں دستیاب سہولتیں عام اور متوسط طبقے کی پہنچ سے باہر ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں اور بستروں کی کمی کے باعث اکثر مریض پرائیویٹ ہسپتالوں کے مہنگے علاج کے اخراجات برداشت نہ کر سکنے کے سبب موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ سول سوسائٹی اور عوام الناس کا مطالبہ ہے کہ حکومت صحت عامہ کے لئے ضرورت کے مطابق فنڈز مہیا کرے تاکہ عوام اس بنیادی سہولت کے نہ ہونے سے مشکلات کا شکار نہ ہوں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ حکومت پنجاب مسلسل کوشاں رہتی ہے کہ عوام الناس کو بہتر سے بہتر طبی سہولیات فراہم کی جائیں۔ حکومت پہلے ہی مسئلہ کی سنگینی کے پیش نظر دور دراز کے اضلاع میں میڈیکل کالج قائم کر رہی ہے۔ اس وقت چار میڈیکل کالجز سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ساہیوال اور ڈیرہ غازی خان میں قائم ہو چکے ہیں اور ان کے ساتھ منسلک ہسپتالوں کو ترقی دی جارہی ہے تاکہ وہ تدریسی ہسپتالوں کا درجہ حاصل کر سکیں۔ حکومت نے بہاولنگر میں میڈیکل کالج کے قیام کا منصوبہ منظور کر لیاہے۔ اس سال پہلی دفعہ 24۔ارب روپے کی خطیر رقم ترقیاتی پروگرام کے لئے مختص کی گئی ہے جو کہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے علاوہ ڈی ایچ کیو اور دوسرے ہسپتالوں میں طبی سہولیات بہتر بنانے کے لئے اس سال خطیر رقم ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہے۔ حکومت طبی مسائل کی اہمیت اور عوام الناس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کر رہی ہے اور انشاء اللہ عوام کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے بہتر طبی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 68/15 سردار وقاص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔ جی، مؤکل صاحب! آپ تحریک پڑھیں۔

محکمہ جنگلات کی عدم دلچسپی کی بناء پر محکمہ کی ہزاروں ایکڑ اراضی پر لینڈ مافیا کا قبضہ

سردار وقاص حسن موکل: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 3-فروری 2015 کی خبر کے مطابق صوبہ میں جاری محکمہ جنگلات کی شجرکاری مہم ایک طرف مگر دوسری طرف پنجاب میں محکمہ جنگلات کی 21 ہزار 926 ایکڑ اراضی پر غیر قانونی قابضین نے قبضہ جما رکھا ہے۔ محکمہ جنگلات ابھی تک قبضہ کی گئی اراضی کو قابضین سے واگزار نہیں کرا سکا۔ اراضی پر غیر قانونی قبضہ سے جنگلات کا رقبہ مزید کم ہو گیا ہے۔ پنجاب میں محکمہ جنگلات کی 2 لاکھ ایکڑ سے زائد اراضی نان فاریسٹری مقاصد کے لئے ایک وفاقی اور صوبائی اداروں کو منتقل کر دی گئی جو صوبہ میں جنگلات کے مجموعی رقبہ کا 12 فیصد ہے۔ محکمہ جنگلات کی رپورٹ کے مطابق صوبہ میں جنگلات کا مجموعی رقبہ 20 لاکھ 39 ہزار 497 ایکڑ ہے جو مجموعی رقبہ کا صرف 4.3 فیصد ہے جو عالمی معیار سے بہت کم ہے۔ صوبہ میں جنگلات کا رقبہ 4 فیصد ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پنجاب میں جنگلات کی صورتحال نہایت ناگفتہ بہ ہے جس کا نہ صرف جنگلی حیات پر بلکہ ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے اور جنگلات کی موجودہ شرح سے زراعت پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔ ان حقائق کے باوجود محکمہ جنگلات، جنگلات کو بڑھانے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہا اور محکمہ کا بجٹ ضائع ہو رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے جو تحریک پیش کی ہے یہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اگر اس میں سے "ایکسپریس" نیوز کو نکال بھی دیں تو باقی کی رپورٹ محکمہ جنگلات کی ہے۔ اس کے اندر باقاعدہ لکھا گیا ہے کہ اس وقت ہمارے جنگلات کس طرح کم ہو رہے ہیں، جنگلات نہ ہونے کی وجہ سے سیلاب آتے ہیں اور زمین خراب ہو کر بنجر اور ریگستان میں تبدیل ہو رہی ہے۔ میری آپ سے

درخواست ہے کہ وہ جواب آئے گا تو کارروائی کو یہاں نہ روکا جائے بلکہ آپ خصوصی ہدایات دیں کہ اس پر بحث کرائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مؤکل صاحب! یہ بعد کی بات ہے۔ آپ جواب تو آنے دیں۔ تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل کارروائی ہے۔

مسودہ قانون عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it?

QAZI AHMAD SAED: Mr Speaker! I move:

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تو mover ہی نہیں ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں move کر دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بھی mover نہیں ہیں اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب بھی mover نہیں ہیں۔

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 10th April 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee

on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 10th April 2015."

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ ترمیم اندر میعاد نہیں ہے اور Rule 105(2) کے تحت میں سمجھتا ہوں کہ notice تین دن پہلے دینا تھا جبکہ انہوں نے دو دن پہلے دیا ہے لہذا میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ time barred ہے اور انہوں نے اسے oppose کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ ترامیم 27/2/2015 کو پیش کی گئی تھیں جس کے لئے clear تین دن درکار تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! نہیں۔ یہ 02/03/2015 کو دی گئی ہے لہذا یہ move نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ time barred ہے لہذا میں آپ کی بات نہیں سن سکتا اور لاء منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر گورنمنٹ کو تین دن کے لئے مستثنیٰ قرار دے سکتے ہیں تو اپوزیشن کی amendment کیوں نہیں آ سکتی؟ اس بل کو آج Rule 105(2) کے تحت لانے کے لئے fix کیا گیا تھا کہ اس کو 2015-03-02 کو جمع کروائیں۔

105(2) If a notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant Clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment and such objection shall prevail unless the Speaker allows the amendment to be moved.

لہذا میری یہ گزارش ہے کہ ہماری ترامیم rules کے مطابق ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! اس میں three clear days نہیں ہیں لہذا اس کو move نہیں کر سکتے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ نے ان کو تین دن کے لئے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے تو اپوزیشن کے ممبران کو آپ ترامیم کیوں نہیں move کرنے دیتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے میں اس لئے کچھ نہیں کر سکتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ اگر Rule 95 ان کے لئے suspend ہو سکتا ہے تو ہمارے لئے کیوں نہیں ہو سکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کیا یہ ساری time barred ہیں؟ فتیانہ صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ اگلی ترمیم بھی آپ کی time barred ہے اور انہوں نے اس کو oppose کیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ تمام Bills حکومت اچانک ایجنڈے میں لے کر آئی ہے۔ ان کے ایجنڈے پر لانے کا دن جو کہ طے کرنا ضروری ہے وہ نہیں کیا گیا لہذا یہ rules کی خلاف ورزی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ rules کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ یہ آپ کے سامنے تھیں۔

Now, the second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

QAZI AHMAD SAEED: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 10th April 2015:

1. Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA
2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Qazi Ahmad Saeed, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mrs Baasima Chaudhary, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA"

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 10th April 2015:

1. Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA
2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Qazi Ahmad Saeed, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mrs Baasima Chaudhary, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose. This is also time barred.

MR ACTING SPEAKER: This is time barred. Therefore, it is disposed of.

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ بھی time barred ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر ایوان ایسے ہی چلنا ہے تو پھر ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! ایسے نہ کریں۔ آپ واپس آ جائیں۔

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn. Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

(اس مرحلہ پرڈاکٹر سید وسیم اختر واک آؤٹ ختم کرنے کے بعد ایوان میں تشریف لائے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے پاس rules کی کتاب ہے اور میں آپ سے request کروں گا کہ آپ صرف سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! Rule 105(2) یہ کہتا ہے کہ:

105(2) If a notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant Clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment and such objection shall prevail unless the Speaker allows the amendment to be moved.

جناب سپیکر! یہ آپ کا اختیار ہے۔ یہ ننّھی مُنّی سی اپوزیشن ہے اور ہم نے دو چار ہی باتیں کرنی ہیں۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری ایک گزارش سن لیں۔ آپ یہ rules پڑھ رہے ہیں لیکن مجھے بھی انہی کے مطابق ہی چلنا ہے۔ بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب یا تو اس کو oppose نہ کرتے مگر اب انہوں نے اس کو oppose کر دیا ہے جس کی وجہ سے میں rules کے مطابق پابند ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے آپ سے اس rule 105(2) کے تحت آپ سے relief seek کیا ہے۔ آپ custodian ہیں لہذا آپ relief دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ ادھر لاء منسٹر صاحب موجود ہیں۔ اگر آپ کی آپس میں بات طے ہو جاتی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ انہوں نے اس کو clear oppose کیا ہے تو اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ میرے خیال میں فتیانہ صاحب اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ بھی ویسے ہی واک آؤٹ کر کے چلی گئی ہیں۔ میری اُن سے بھی گزارش ہے کہ واپس آ جائیں۔ آگے اور بھی Bills ہیں جن میں میرے خیال میں اُن کی ترامیم ہیں تو وہ ان پر بات کرتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے Bills بھی اچانک دیئے ہیں۔ ہم صرف اس rule (2)105 کے تحت relief مانگ رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ منسٹر صاحب نے اجازت نہیں دینی کیونکہ اُن کی نوکری کچی ہو جائے گی اور پکی نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ بات آپ نہ کریں۔ آپ rules کے مطابق چلیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں rules کے مطابق ہی آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کو move کر دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! Rules میں clear ہے کہ Speaker allows the amendment to be moved. آپ سے ہم relief مانگ رہے ہیں لہذا آپ ہمیں relief دے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب بڑے learned آدمی ہیں۔ انہوں نے آپ سے recondonation مانگی ہی نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں ابھی اجازت مانگ رہا ہوں۔ اس کے علاوہ کیسے مانگتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بات سنیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہم آپ سے ہی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ rules پڑھ لیں اس میں ہم آپ سے ہی relief مانگ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بات یہ ہے کہ آپ یہ ترمیم move کریں۔ منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ آپ پہلے آپس میں کوئی بات طے کر لیتے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن اب انہوں نے oppose کر دیا ہے تو میں اس میں آج آپ کی کوئی help نہیں کر سکتا۔ اب آپ اس کو move کریں۔ ڈاکٹر صاحب! کیا آپ move کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا کوئی فائدہ تو ہونا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ move نہیں کرنا چاہتے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اگر آپ relief دیں گے تو میں move کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ اگر منسٹر صاحب oppose نہیں کریں گے تو پھر میں آپ کی بات سنوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: وہ تو کھڑے ہو کر oppose کریں گے کیونکہ وہ بالکل تیار بیٹھے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب بھی move نہیں کرنا چاہتے۔

It is supposed to be withdrawn. The second amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

ڈاکٹر صاحب! کیا آپ move کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کوشش کر کے دیکھ لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوشش کر کے دیکھ لیں۔

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (1), the words "as far as possible", be inserted between the words "shall" and "ensure"."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (1), the words "as far as possible", be inserted between the words "shall" and "ensure"."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose. This is also time barred.

MR ACTING SPEAKER: This is time barred, therefore, it is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ کہاں جا رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آ جاتا ہوں۔

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

That in Clause 12 of the Bill, for sub-Clause (1), the following be substituted:

"(1) an offence under this Act shall be non-cognizable and bailable."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 12 of the Bill, for sub-Clause (1), the following be substituted:

"(1) an offence under this Act shall be non-cognizable and bailable."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose. This is also time barred.

MR ACTING SPEAKER: This is time barred, therefore, it is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری عبدالوحید آرائیں صاحب! آپ ذرا تشریف لے جائیں اور ہمارے جو معزز ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں انہیں منا کر لے آئیں۔

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: First reading Starts. Now, we take up the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it. None is present. It is treated as withdrawn.

جی، کوئی نہیں ہے؟ وہ ابھی تک آئے بھی نہیں ہیں؟ It is supposed to be withdrawn

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2015:

1. Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA
2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Qazi Ahmad Saeed, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA

8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر اپوزیشن کو منانے کے لئے گیا تھا تو پیپلز پارٹی کے دو معزز ممبران ملے ہیں جو کہ ایوان میں تشریف لے آئے ہیں جبکہ باقی کے متعلق پتا چلا ہے کہ وہ چلے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں انہیں welcome کہتا ہوں۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2015:

1. Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA
2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Qazi Ahmad Saeed, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): I oppose. This is time barred.

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ oppose بھی کیا ہے اور time barred بھی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ تو ٹھیک ہے ناں یہ بات کر رہے ہیں تو جب انہوں نے بل پیش کیا تو اس وقت جلدی میں سب کچھ پیش کر دیا۔ بات یہ ہے کہ آپ اس ایوان میں اپوزیشن اور حکومتی بنچز کے custodian ہیں۔ میں اس حوالے سے کہہ رہا تھا تو اگر آپ تھوڑا سا ریلیف دے دیں گے تو میں نے جو شق پڑھ کر سنائی ہے، اس میں آپ کا اختیار ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ وزیر قانون جو کچھ کہیں تو Chair ان کی direction پر عمل کرے۔ جب آپ بااختیار ہیں جیسے کہ وزیر اعلیٰ بعض اوقات خود ہی رولز بھی بناتے ہیں اور۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو بات کرنے کا موقع دیا جائے۔ جی، آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے سلیکٹ کمیٹی تجویز کی ہے جو کہ بڑا سوچ سمجھ کر اس حوالے سے تجویز کیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ ایوان میں پیش کی گئی ہے کیونکہ اپیکس کمیٹی بنی ہے جس کے اندر فوج کے لوگ بھی ہیں، پولیس کے لوگ بھی ہیں اور حکومت کے functionaries بھی اس کے اندر ہیں۔ اب ہر چیز کو جلدی جلدی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں دہشت گردی کے خاتمے کے حوالے سے ایسا نہیں ہے بلکہ ہم خود بھی یکسو ہیں کہ دہشت گردی کی لعنت کو ختم ہونا چاہئے۔ چلیں شکر ہے کہ یہ good اور bad طالبان کا احساس تو ہو گیا۔ یہ terminology بھی ہم نے ایجاد نہیں کی تھی بلکہ جہاں سے ایجاد ہو کر آئی تھی، اس وقت ہم یہاں پر بولتے رہے، حکومت کی functionaries نے پہلے اس کو بولا اور اس کے بعد سارے لوگ اس کی بات کرتے رہے۔ آج آپ خود دیکھیں کہ امریکہ بہادر افغانستان کے طالبان سے مذاکرات کر رہا ہے اور اس نے اس حوالے سے ہمیں مصیبت کے اندر ڈالا ہوا ہے۔ ہماری ایجنسیوں کی رپورٹیں یہی ہیں کہ "را" بھی اس کے اندر ملوث ہے اور سی آئی اے بھی ملوث ہیں اور اس حوالے سے یہ سارا تماشا انہی کا کیا دھرا ہے۔

جناب سپیکر! ہم قانون سازی کرتے چلے جاتے ہیں اور اس کے بعد ہم تمام اختیارات، جتنے بھی قانون بنتے ہیں کم از کم particularly اگر اس بل کے متعلق کہیں تو یہ پولیس کے ذریعے سے implement ہوں گے۔ پہلے ہی جو تماشا چل رہا ہے اور اب پولیس جوتوں سمیت مسجد کے اندر چلی جاتی ہے۔ ایک دن پہلے بھی ایک ایسا ہی معاملہ پیش آیا تھا کہ امام مسجد کو گرفتار کرنا تھا تو پولیس جوتوں سمیت چلی گئی اور حجرے میں گھس گئی۔ تقریر کے دوران غلطی سے اس کا مائیک کھلا رہ گیا اور اس نے تقریر کر دی اور اس میں کوئی تعصب والی بات بھی نہیں کی تھی لیکن ظاہر ہے کہ یہ خلاف ورزی ہو گئی تو

پولیس گئی اور حجرے میں جو بھی موصوف موجود تھے اس کو اٹھا کر وہ لے گئے اور اس حوالے سے اس کی کوئی تصدیق بھی نہیں کی کہ یہ واقعی وہی امام ہے جس نے تقریر کی تھی۔ پولیس اس کو اٹھا کر لے گئی تو پھر پورا محلہ پیچھے گیا اور تھانے میں شور مچا جس کے نتیجے میں وہ محلہ والے اس کو لے کر آئے۔ اس حوالے سے پھر ایس ایچ او صاحب اتنے ناراض ہوئے کہ دوبارہ انہوں نے شام کو raid کیا اور انہوں نے وہ شیشے وغیرہ بھی توڑے اور الماری توڑ کر لاؤڈ سپیکر کا ایمپلی فائر وغیرہ بھی نکالا۔ چیزوں کو implement کرنے کا پولیس کا یہ طریق کار ہے۔ اپنی بات کو پوری طرح سمجھتے ہوئے میں یہ عرض کر رہا ہوں تا کہ اب آپ اس بل کے ذریعے سے جو کچھ کرنے چلے ہیں، اب آپ یہ اختیار دے رہے ہیں کہ کسی بھی عبادت گاہ کو seal بھی کیا جا سکتا ہے۔ اب یہ اختیار جب پولیس کو دیں گے تو اس کے نتیجے میں پولیس اپنی مرضی تو کرے گی۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو ہم دینی ادارے رجسٹرڈ کر رہے ہیں اور ان کی رجسٹریشن کر رہے ہیں تو اس کے لئے وہی لگا بندھا طریق کار ہے اور متعدد شکایات میرے پاس براہ راست مدارس کے مہتمم لے کر آئے ہیں کہ رجسٹرڈ کرنے والی اتھارٹی کے اہلکار رجسٹرڈ کرنے کے لئے پیسے مانگتے ہیں۔ یہ جو ایک ایک، دو دو روپے زکوٰۃ کی اکٹھی کی گئی رقم سے ہمارے دینی ادارے چلتے ہیں، اس میں رشوت دے کر اب ان کی رجسٹریشن ہو رہی ہے۔ اس حوالے سے میں نے پہلے بھی بات کی ہے کہ اس کا ایک علیحدہ طریق کار وضع کیا جانا چاہئے اور خالی محکمہ اوقاف کے پاس، کسی طریقے سے کوئی direction دے دیں کہ اس حوالے سے اس کے اندر شفافیت آئے۔ اس میں جو کام بھی ہم پولیس کے ذریعے لینے کی کوشش کرتے ہیں، آپ کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے جبکہ پورا ایوان جانتا ہے کہ اس حوالے سے اس کا کیا تماشا لگتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ اتنے سارے اختیارات آپ کو دے رہے ہیں تو ان اختیارات کی کہیں کوئی binding ہونی چاہئے مثلاً ہم نے اس کے اندر یہ ترمیم تجویز کی تھی کہ آپ اگر اس طرح کی کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں مثال کے طور پر آپ کو یہ شک ہے کہ کرائے دار کے بارے میں پوری identification فراہم نہیں کی گئی تو اس کے نتیجے میں از خود پولیس جا کر کارروائی کرنے کی بجائے محلے کے تین معززین ساتھ لئے جائیں جو جا کر verify کریں اور پھر اس کے بعد اگر کوئی ایسی چیز جو خلاف قانون ہو، اس کو درج کیا جائے۔ اگر یہ پولیس کو اختیارات دے دیں گے، آج ہمارے بھائی حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں اور یہ switch over ہوتا رہتا ہے کوئی ادھر آ جاتا ہے اور کوئی ادھر چلا جاتا ہے، الیکشن کے بعد کوئی صورتحال بنتی ہے تو اس قسم کے قوانین پھر خود گلے میں پڑ جاتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سابق صدر آصف علی زرداری نے یہ جو اس طرح کے قاعدے قوانین ہو رہے تھے تو

انہوں نے warn کیا کہ میاں محمد نواز شریف یہ قاعدہ قانون جو آپ بنا رہے ہیں اس پر غور کر لیں کہ کل کو ہمارے گلے پر تو نہیں یہ چھری چل جائے گی؟ اس لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ سلیکٹ کمیٹی کے پاس no doubt کہ سپیکر صاحب نے رولز کے مطابق بھیج دیا لیکن کوئی قومہ، کوئی کلاز اور کوئی تبدیلی اس کمیٹی نے نہیں کی اور اکثریت کی بنیاد پر اس کمیٹی سے بھی اسی طرح من و عن بل منظور ہو کر یہاں اسمبلی کے اندر آ گیا ہے۔ جو بل انہوں نے introduce کیا تھا اور جو بل پاس کرانے چلے ہیں تو ان دونوں کو آپ سامنے رکھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کوئی زیر، زبر کا بھی فرق اس حوالے سے اس کے اندر نہیں آیا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نئی کمیٹی بن جائے، اس کے اوپر غور و خوض کر لے اور سارے pros and cons سوچ لے۔ بعد میں عوام نے مشکل کے اندر آنا ہے اور کل کلاں الیکشن کے بعد اگر یہاں حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کا ایکسچینج ہو گیا تو یہ سارے قاعدے اور قوانین ان پر بھی استعمال ہو سکتے ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ بہت سوچ سمجھ کر یہ سارا معاملہ کرنے کی ضرورت ہے اور میں وزیر قانون سے یہ درخواست کروں گا، ظاہر ہے انہوں نے ماننی تو ہے نہیں اور جو انہیں کہا گیا ہے انہوں نے وہی کرنا ہے لیکن مجھے تو اپنا درد دل بیان کرنا تھا جو کہ میں نے کر دیا۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے allow کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس بل پر پہلے ہی سٹینڈنگ کمیٹی میں کافی discussion ہو چکی ہے جہاں پر اپوزیشن کے ممبران بھی شامل تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے سے مزید کسی فائدے کا امکان نہیں ہے اس لئے اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2015:
>
> 1. Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA
> 2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA

3. Qazi Ahmad Saeed, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once”.

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."|

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 11 of the Bill, in sub-Clause (1), the words "except a place of worship", be inserted between the words "establishment" and "fail"."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 11 of the Bill, in sub-Clause (1), the words "except a place of worship", be inserted between the words "establishment" and "fail"."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose. This is time barred.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! لاء منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے اور یہ time barred ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اذان ظہر)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The second amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed

Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed

Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) جی، کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 5۔مارچ بروز جمعرات صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔